ہفت روزہ اخبار وکیل ۱۹۰۰ء

(امرتسر)

قدیم نایاب شمارے

Thu	Fri	Sat	Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat	Sun	Mon	Tue	W
17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	

APRIL 2003

بقیہ رہنمائے حج

اب بعض تکالیف کا بھی حال بیان کیا جاتا ہے جو وہاں پر ہوتیں ہیں۔

سب سے اول جو امر ہم لوگوں کی عادت کے خلاف اور ناگوار طبع اور عام ہندوستانیوں کو تکلیف دہ پیش آیا وہ یہ ہے کہ کل کپڑے سوتی خواہ معمولی ہوں یا روئی کو گرم پانی میں ادویہ سے جوش دی جاتی ہیں۔ اور یہ پہلا مرحلہ کیمپ کے داخلہ کا ہے۔ معمولی کپڑوں کی جوش دینے سے تکلیف بھی معمولی پیش آتی ہے۔ لیکن بڑی مقدار روئی کے کپڑوں کو جوش دینے جانے سے ہوتی ہے چونکہ موسم سرما کا تھا اور پہاڑ کا برف برس رہا تھا بعض کپڑے چار یا پانچ روز تک بھی خشک نہ ہو سکے۔

میں بدقسمتی سے اس وقت سے پیشتر واقف ہو چکا تھا۔ اسوجہ سے کل کپڑے ہر قسم کے ادنی طیار کر لئے تھے۔ ادنی اور ریشمی اور سن کے کپڑوں کے ساتھ یہ رعایت ہے کہ اونکو جوش نہیں دیا جاتا بلکہ صرف دھوپ دکھائی جاتی ہے۔ لہذا ہر ایک صاحب کو حج کا قصد کرنے سے پہلے اسکا معقول انتظام کر لینا چاہیئے ورنہ سخت تکلیف پیش آویگی خصوصاً موسم سرما میں۔

دوسری تکلیف یہ سمجھنی چاہیئے کہ بعد داخل ہونے کیمپ کے پھر اوس میدان مقررہ سے آدمی باہر نہیں نکل سکتا نہ دوسرا آدمی حاطہ کے اندر آسکتا ہے۔ البتہ باجازت مہتمان کے دروازہ پر یا دیوار یا ٹٹی کے قریب سے گفتگو کر سکتا ہے۔

جو شئی بازار وغیرہ سے درکار ہو اوس کا اہتمام و بندوبست سرکاری ملازم متعینہ کیمپ کرتے ہیں۔

تیسری تکلیف یہ ہے کہ آسودہ حال اور آرام طلب اشخاص کے مراتب کے موافق انتظام کافی نہیں ہے۔ اگرچہ ہمکو کوئی خاص تکلیف اس سبب سے پیش نہیں آئی جسکا بڑا باعث مکان کا خالی ہونا اور دوسرے حجاج کا نہ موجود ہونا تھا مگر اگر دوسرے حجاج موجود ہوتے تو ضرور تکلیف پیش آسکا احتمال تھا اس طرف گورنمنٹ کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

اسکا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ آسودہ حال مسلمان حج کا بہت کم خیال کرتے ہیں۔ اور جو اونمیں سے قصد کرتے ہیں وہ آرام طلبی کے لحاظ سے ڈاک کے اگنبوٹ میں سوار کر راستہ سے سفر کرنا پسند کرتے ہیں جو لوگ گورنمنٹ کے مقرر کردہ راستہ سے سفر کرتے ہیں وہ اس امر کا خیال نہیں کرتے کہ گورنمنٹ کو اسطرف متوجہ کریں یا کم سے کم بذریعہ اخبار کے عام اہل اسلام کو اطلاع دیں۔ اور بہ مشورہ باہمی کوئی چارہ کار تجویز کریں۔ میرا اس راستہ کو اختیار کرنا خاص اسی غرض سے ہے کہ عام مسلمانوں کی تکلیف و راحت میں شریک حال رہکر خود اون حالات سے واقفیت حاصل کروں۔ اور نیز پبلک کو مطلع کروں۔ اور جمہور اہل اسلام کو اوسکی تدبیر کی طرف توجہ دلاؤں۔

ڈاکٹر سبحان علیصاحب جو اس کیمپ کے نگران محکمہ تھے نہایت لائق سچے مسلمان اور خیر خواہ حجاج ہیں۔ آپ لائٹ میں شامل سرجنی کا امتحان پاس کئے ہوئے ہیں مگر بدقسمتی سے اسسٹنٹ سرجنی سے آگے مرتبہ نہیں ملا۔ اسی طرح منشی محمد اطہر صاحب نائب تحصیلدار انچارج کیمپ بھی نہایت لائق اور گورنمنٹ کی خدمت اور حجاج کی آرام دہی میں کامل طور پر مصروف رہے جس کے ہم لوگ نہایت شکر گزار ہیں۔

چونکہ اگنبوٹ کو چاٹگام سے روانہ ہونے میں دیر تھی اسوجہ سے ہمکو معمول سے زائد آلہ آباد کے کیمپ میں رہنا پڑا۔ اور ۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰ شوال سنہ ۱۳۱۷ ہجری کو دوپہر کی گاڑی میں چاٹگام کو روانہ ہوئے۔ قبل اسکے کہ آئندہ سفر کا کچھ حال شروع کروں ایک خاص امر کا بیان کرنا ضروری تصور کرتا ہوں اور وہ یہ کہ صاحب جائنٹ مجسٹریٹ جو ہمارے کیمپ آلہ آباد میں منجانب گورنمنٹ نگران و مہتمم تھے اونہوں نے ہمکو اطلاع دی کہ تم سب لوگونکو تہرڈ کلاس کے درجہ میں یکجائی سفر کرنا ہوگا۔ تاکہ دوسرے مسافروں سے علیحدہ رہنا ہو۔ میں نے اس بارہ میں دو عذر کئے اول تو یہ کہ میں تہرڈ کلاس کے سفر کا عادی نہیں ہوں اور خصوصاً بعد مسافت و طوالت سفر کی باعث اس درجہ میں مجھکو سخت تکلیف ہوگی۔ دوم ہمارے ساتھ ایک مسماۃ بھی ہیں وہ کسطرح مردوں کے ساتھ سفر کر سکتی ہیں۔ بعد گفت و شنید کے صاحب موصوف نے مسماۃ کو اسپیشل علیحدہ درجہ دینا منظور فرمالیا۔ لیکن بسکنڈ کلاس کا انتظام کرنے سے انکار کیا۔ میں نے اس خیال سے کہ سفر حج ایک اسلامی فرض ہے اور ممکن ہے کہ میری بعد اور بھی معزز مسلمان سفر کریں اس تجویز کو پسند نہ کیا۔ بلکہ ایک چٹھی بتفصیل عذرات بالا صاحب کلکٹر بہادر الہ آباد اور ایک صاحب کمشنر بہادر کے نام بزبان انگریزی روانہ کی بدقسمتی سے صاحب کمشنر بہادر دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ اونکو چٹھی نہ مل سکی۔ صاحب کلکٹر بہادر نے ہماری پوری طرفداری کی اور صاحب جائنٹ مجسٹریٹ کے نام ہماری عرضی پر حکم موافق لکھدیا جس سے ہمکو کامل اطمینان ہو گیا۔ لیکن دو تین روز کی سکوت کے بعد صاحب جائنٹ مجسٹریٹ تشریف لائے اور اونہوں نے بیان کیا کہ چونکہ اس حالت میں گورنمنٹ کو ایک رقم کثیر ریلوی کمپنی کو حوالہ کرنی پڑتی۔ لہذا لاٹ صاحب سے استصواب کیا گیا۔ اونہوں نے یہ حکم دیا تہرڈ کلاس کے سوا گورنمنٹ اور کچھ انتظام نہیں کر سکتی۔ چونکہ وقت نہایت تنگ ہو گیا تھا مجبوراً میں نے درخواست کی کہ میں سکنڈ کلاس کے آدھے درجہ کا پورا کرایہ دونگا اور میری کل ہمراہی میری ساتھ سفر کریگی۔ یہ میری درخواست منظور کیگئی۔ اور اسطرح سے قریب اسی روپیہ کے مجھکو نقصان اوٹھانا پڑا۔ اگر وقت تنگ نہ ہوتا تو میرا قصد صاحب گورنر جنرل ہند تک اپنی شکایت پہنچانیکا تھا۔ میں نے اپنی چٹھی میں جو کلکٹر صاحب کے نام بھیجی تھی اس امر پر خاص زور دیا تھا کہ جبکہ قیود قرنطینہ ہمارے واسطے منجانب گورنمنٹ لگائے گئے ہیں اور حج ہمارا مذہبی فرض ہے ہر حال میں ہم پورا کرایہ دیتے ہیں تو کیوں گورنمنٹ ہمکو مجبور کرتی ہے کہ ہم اپنی عادت اور حیثیت سے گھٹکر سفر کریں گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اپنی گرہ سے خرچ کرے اور ہمکو ہماری خواہش کے موافق سفر کا بندوبست کر دے۔ اگر عام مسلمان اور ہمارے اردو انگریزی کے اخبارات اس معاملہ میں گورنمنٹ پر زور دیں تو یقین کامل ہے کہ گورنمنٹ ضرور توجہ و انتظام فرماویگی کیونکہ اس سفر میں آجتک جہانتک مجھکو تجربہ ہوا ہے گورنمنٹ نے بے انتہا زحمت اور صرف محض بغرض آرام دہی حجاج اپنے ذمہ گوارا کیا ہے جو اس خفیف خرچ کو بہت معمولی یا وہانی سے ضرور منظور کریگی۔

ہمارے ساتھ جو مسماۃ تھیں اونکو واسطے علیحدہ تہرد گلاس کا گورنمنٹ نے دیا۔ اور ستر روپیہ اوسکا کرایہ گورنمنٹ نے اپنی گرہ سے صرف کیا۔

نائب تحصیلدار صاحب جو ہماری کمپنی کے الہ آباد میں انچارج تھے ہمارے ہمراہ روانہ کئے گئے تاکہ ہم راستہ میں دوسرے مسافروں کے ساتھ خلط ملط نہ ہوں اور راستہ میں ہمارے جملہ آرام و آسائش کا اہتمام کریں۔ سچ یہ ہے کہ باوجود ناگواری بعض قیود کے سرکاری اہلکار کی ہمراہی ہوئی اور جملہ کام میں اونکی مقدور بھر امداد و اعانت ہونیسے ہمکو بے انتہا راحت نصیب ہوئی۔ صاحب موصوف کی سکنڈ کلاس کا کرایہ گورنمنٹ نے ادا کیا۔

۱۲ فروری کو علی الصباح مقام ہوبلی پہنچے وہاں سے ریل کی لائن بدلکر دوپہر کو وقت مقام گولنڈو میں ریل سے اوترے۔ دریائے پدما میں چھوٹا سا اسٹیمر منجانب ریلوی کمپنی تیار کھڑا تھا اوسپر فوراً سوار ہوئے۔ برخلاف عام اسٹیشن ہائے ریلوے کے گولنڈو اسٹیشن پر قلی لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئی۔ یکبارگی دس بیس آدمی ہمارا سامان اوٹھانیکے واسطے جمع ہو گئے مرجو آپس میں لڑتے اور ہمارے سامان کو سخت بے ترتیبی سے اوٹھانا چاہتے تھے اور ہماری زبان کو مطلق نہ سمجھتے تھے نہ ہم اونکی زبان کو سمجھتے تھے۔ بڑی خوبی یہ تھی کہ اون کے پاس چپراس تھی اور نہ نمبر جیسا کہ عام ریلوے اسٹیشنوں پر ہوتا ہے کہ اونکی شکایت اوس نمبر کے ذریعہ سے اسٹیشن ماسٹر سے کیجاتی۔ غرضکہ بجز ابی بصرہ اسٹیمر تک بشکل نام پہونچنے قریب تھا کہ اس حیص بیص میں ہماری پہونچنے سے قبل وہ روانہ ہو جاوے ریلوے کمپنی کو توجہ کرنا چاہیئے۔ اسٹیمر پر پہونچکر ایک شخص حاجیان پنجاب ہمکو ملا۔ اور چونکہ ہماری اور اوسکی منزل مقصود ایک ہی تھی آپس کی ملاقات سے فریقین بہت خوش ہوئے اور یکجا جماعت سے نماز پڑھنی شروع کی ایک پوری گاڑی تہرڈ کلاس کی اول سے آخر تک اونکی سواری میں تھی۔ اور اسوجہ سے پنجاب سے یہانتک گاڑی کے تبادلہ کی کوئی ضرورت اونکو نہ پڑی دو شخص پولیس کے اونکے ہمراہ تھے جو اونکی ضروریات کا ہر جگہ بندوبست کرتے تھے غرض کہ گورنمنٹ کی عنایتوں کی بہت مداح تھی کہ جنکی وجہ سے سفر دراز نہایت آسائش سے اونکا طے ہوا۔

آٹھ بجے شب کے قریب ہمارا اگنبوٹ مقام چاندپور پہنچا اوسیوقت وہانسے بذریعہ ریل چاٹگام کو روانہ ہوئے اور علی الصباح دوسرے دن چاٹگام پہنچکر کیمپ حجاج میں داخل ہوئے۔ کیمپ کے دروازہ پر بہت سے حاجی ہمارے استقبال کو موجود تھے جنکی ملاقات سے جانبین کو نہایت خوشی حاصل ہوئی۔

یہ کیمپ ایک وسیع میدان میں پہاڑ تلی اسٹیشن کے قریب بنایا گیا ہے بانس کے بڑے بڑے مکانات لمبی لمبی قطار میں تیار کئے گئے ہیں جنمیں حتی المقدور آرام دہی حجاج کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ صرف ایک امر قابل شکایت ہو سکتا ہے کہ خاص قسم کے روساء سے حجاج کے واسطے عام حجاج سے کوئی مابہ الامتیاز انتظام آسائش کا نہیں کیا گیا ہے جسکی وجہ سے اونکو اپنی عادت کے خلاف کسیقدر تکلیف پیش آنیکا اندیشہ ہے۔ خوش قسمتی سے چونکہ ہم بہت آخر میں پہنچے اسوجہ سے ہمکو ایک بہت بڑا مکان تنہا قیام کے واسطے مل گیا اسوجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

Bowel Complaint in chuldren

باؤل کمپلنٹ گرمی کے موسم میں بچوں کے پیٹ میں عموماً خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسکا فی الفور احتیاط سے علاج کرنا چاہیئے۔ اور جونہی کوئی خرابی کھای دے چیمبرلین کی دوائی موسومہ کالک کا لرا ایند ڈائریہا ریمیڈی کا استعمال شروع کرنا چاہیئے بچوں کو دانت نکالتے وقت اسہال کی کم و بیش ضرور شکایت ہو جاتی ہے جو مذکرہ صدر دوائی کے استعمال سے بآسانی بند ہو جائیگی مفصل ہدایات ہر بوتل کے ساتھ ملفوف ہیں قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ ایک روپیہ۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی۔ امرتسر سے ملسکتی ہے۔

جناب اڈیٹر صاحب —

۱۰۱۱ کہ نوکریان — ہمارے دوست اڈورڈ اسکاٹ صاحب ۱۰۱۱ کہ نوکریان صرف ہندیونکو دینا چاہتے ہیں — اسکا کہ تعلیم یافتگان کب تک مفت کی روٹی کہایا کرونگے — گلاسگو چلے آو — انشاءاللہ روزگار ملیگا —

نالائق ہندوستانی — اڈورڈ اسکاٹ صاحب نے خود دست مبارک سے ۲۰ فروری کو ایک ہندی مسلمان کو جو گلاسگو میں رات بہر مزدوری کرتا ہی لکہا کہ "کل آ میں تجہے ۳۰ شلنگ ہفتہ وار دونگا" میں اس نیکبخت ہندوستانی کو دربدر ڈہونڈتا رہا پر نہ ملا — مجہے اکیلا اسکاٹ صاحب کی خدمت میں جانا پڑا — تیسرے پہر کو ہندوستانی میرے گہر میں آیا — اور عذرنامہ بخدمت اسکاٹ صاحب لکہوایا — اور وعدہ کیا کہ کل ½ ۱۰ بجے حاضر ہونگا — آج بہی وہ نہ آیا وقت پر — مجہے ناچار جانا پڑا تن تنہا — اور غیر حاضر ہندی کی حق میں دوبارہ عذر کرنا ہوا — پہر وہی ہندی بعد از ظہر غریب خانہ میں آیا — اور افسوس کیا کہ بعد از وقت اسکاٹ صاحب کی خدمت میں گیا — صاحب ممدوح نے اسے میرے پاس روانہ کیا — یہی ہندی پہر اسکاٹ صاحب کے خیمہ میں فردا ½ ۱۰ بجے فجر کو جانیوالا ہی — نوکری پانیکی امید ہی — اس ہندی مزدور نے صاحب موصوف کو اور مجہے بہی خوش کیا — ابہی رات بہر سردی میں اسکو سخت محنت کرنی پڑتی ہی جسکی عوض اسکو ملتے ہیں قریب ۵ ۲ شلنگ ہفتہ وار — گر بدبخت باشد سخن چہ دانم —

قوام قوم قوم — اللہ تعالے کی درگاہ میں دعا کرنا فرض ہی — قوم مردہ نہیں تو خفتہ ضرور ہی — وہ کیونکر جاگیگی — تاہم خداوند ضادر و زن کو توفیق دی کہ لا الہ الا اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں سب قبول کی بنیاد ہے —

تعلیم ماخوذہ — اگر میں مذہبی اور اخلاقی کتب سے اخذ کر کے مضامین یعنے مختصر پارے وکیل کیخدمت میں روانہ کرون جیسا کہ میں نے شروع میں بہیجا تو نامناسب نہ ہوگا — مطلب ان پاروں کا ہوگا (۱) قوم کو بیدار کرنا غلطیوں کی اصلاح قومی ہمدردی — شرط ہی کہ پارے مکرر نہ چہپیں — وکیل کے ایک صفحہ میں ایسے مضامین ضرور نہیں ہیں جو کمسن لوگون اور مستورات کیواسطے مفید ہوں — اور اس ضرورت کو میں اگر اجازت ہو انشاءاللہ پورا کرسکونگا —

بیماری کا موسم — امسال کا سرما برطانیہ میں بیماری کی بہرار رہا — ہزارہا مر گئے — اور دہ ہزارہا کہانسی اور انفلوئنزے سے بیمار ہی — ہمارا گہر بہی گلاسگو میں مثل ہسپتال کے رہا — بلاریب گلاسگو بلکہ اسکاٹلنڈ ہندوستانیوں کیواسطے اچہے نہیں — اسکا کچہ قوم نہیں انڈیہ کو پسند نہیں کرتی — البتہ روپیہ کی لالچ سے اسکا کچہ اور دنیا کی سب اقوام ہندوستان کو کو آتے ہیں —

اگر پروردگار کی مہربانی سے مجبوبہ ہندیں چار پانچ برس عالگیر قحط جاری رہا تو ملک تجارت اور صنعت میں ضرور ترقی کریگا — لہذا محب الوطنوں کو خیرات سے قحط کو نہ روکنا چاہیئے — یہ تدبیر مؤثر نہیں ہوگی — علاج اسکا ہی سرکاری کارخانجات — قومی کارخانجات — ممالک غیر میں تجارت کرنا — نوآبادیونکا بسانا — اور ہندیونکا ملازمت پر سہولت قابض ہوجانا جیسے کہ برطانی — جاپانی — اور ہر ایک مہذب قوم کے لوگ اپنے اپنے ملک میں ہیں —

مسجد لنڈن میں — آخر الفضلہ محمد ڈولی صاحب ایک متمول تاجر جنوبی افریقہ کے لنڈن میں مسجد بنوا رہے ہیں — کاش کہ مسلمانان لنڈن خود پرستی چہوڑ کر محمد ڈولی ایسے بزرگوار کے مرید نہیں تو پیرو ہوجاتے افسوس کہ انگریزونکی تعلیم کا ایک برا اثر یہہ ہوا کہ کمسن لوگون کی کماحقہ تعظیم نہیں کرتے مگر مولوی سراج الدین احمد صاحب نے مولوی محمد ڈولی صاحب کے ساتہ ملکر اسلامی خدمت کی ہوتی تو ایسی پیش نہ جاتی — غم سنانیکی نوبت نہ آتی — اس موقع پر ہم یہہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مسجد اور لائبریری جو ائین میلفے سے

Chamberlain's Cough Remedy
کیا ابہی کہانسی کی شکایت ہے؟ غالبا اب تک تم دو تین مختلف علاج کر چکے ہوگے اور فائدہ نہ ہونیسے کسقدر مایوس ہوگئے ہوگے — اگر تم بلا مزید توقف دیگر ادویہ کی آزمایش کے ایک بوتل چیمبرلین کی کف کیمیڈی کی خرید لو تو ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ یہہ کہانسی کا عمدہ علاج ہی — اور گلی پہیپہڑونکو مضر بلغمی مواد سے صاف کرکے تمام گرانی اور اختناق کو فی الفور دور کردیتی ہی ہم ضمنہ لیتے ہیں کہ چیمبرلین کی علاج کی ہر بوتل کہانسی کو فی الفور دور کرکے صحت بخشدیگی — ہر سوداگر ادویہ سے دو اور ایک روپیہ فی بوتل پر ملسکتی ہی — منیجر صفیر الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

مقام دوکنگ میں جو قریب ۲۰ میل لنڈن سے بنائی گئی تہی — اب وہ کسکے قبضہ میں ہے — ایک معزز انگلو انڈین صاحب کے حکم یا اشارہ سے بیگم بہوپال اور دیگر برطانی رؤسا نے چندہ دیا تہا — عیسائیوں اور یہودیوں نے مسلمانوں کے واسطے خوب مسجد بنائی —

برطانیہ کا ایک دوست — گلاسگو میں سنا جاتا ہی — کہ اقوام دنیا میں برطانیہ کا دوست فقط اطالیہ ہی — ہم پوچہتے ہین کہ اطالیوں نے دم دم سے کسقدر مدد دی مطلق نہیں — البتہ برطانیہ کا دوست دنیا میں فقط انڈیہ ہے جو برطانیہ کی مدد کو ڈہائی روپیوں سے سالانہ قحط کے ایام میں بہی کرتا ہے — ابہی لڑائی سرحدو میں ہوئی — اور چند ہزار اجل رسیدہ برطانی نشانہ بندوق ملعون بوئر ان ہوئے کہ قحط زدہ ہندنی جہٹ مگانہ کہولکر جنوبی افریقہ بلکہ لنڈن کو لکہو کہا روپے بہیجنے شروع کردئے — فیاض ہوں تو ایسے ہوں — نکلال ہوں تو ایسے — فدایت شوم اڈانڈیہ میں اور میرا خاندان قریبا فاقوں سے گلاسگو میں مست ہے —

اسلام کلمبو میں — مولوی ملک شجاع الدین بانی مدرسہ چشمہ فیض نہایت اسلامی خدمت کر رہے ہیں درمیان کثیر التعداد لیکن جاہل مسلمانان کلمبو جہاں بہت سے جہاز جو گلاسگو کو آتے ہیں چند ساعت کوئلہ اور پانی کیواسطے ٹہہرتے ہیں — حسن اتفاق سے اسوقت ایک پنجابی واعظ مولوی عبدالرحمن صاحب وہاں انگلش میں وعظ دیتے ہیں — ان دونوں میں دوستی اور ہمدردی ہی — حسب مقدور میں ہمیشہ اس مدرسہ کی مدد کرونگا — شب و روز اسکی ترقی کیلئے دعا کرتا ہوں — میری صلاح یہہ ہی کہ مولوی شجاع الدین سب اختیارات مدرسہ کو اپنے ہاتہہ میں رکہیں — اور زنہار کسی دوست کو اجازت نہ دیں ورنہ پشیمانی حاصل ہوگی — سنکر ہے کہ مہتمان وکیل اور مولوی ملک شجاع الدین کے درمیان اب دوستی ہوگئی — خداوند تعالے اس اخلاص کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے —

چندہ ۱۸۹۹ء سے صولیت — افسوس کہ میں ہنوز اپنے بعض مشہور دوستوں کا نام اس مبارک چندہ کی فہرست میں نہیں دیکہتا — گر روپے نہ دیسکیں تو پیسے ہی دیں — اللہ تعالے کا حکم ہے کہ زکوۃ دو اپنی استطاعت کے موافق اور نہ ناموری کے لئے تاکہ مقدور سے زیادہ قرض لیکر شادی وماتم کیوقت زر کثیر صرف کرنا باعث جہالت اور حماقت ہی —

صحیفہ جہانزی — عرصہ ہوا کہ مولوی محمد سعید صاحب کی چٹھی وکیل میں نہیں چہپی گئی — امید ہے کہ ہمنم مدرسہ اور متعلمان خیر و عافیت سے ہین —

ترقی وکیل — اس قومی اخبار کی ترقی کے لئے اسوقت دو بات کی ضرورت ہی (۱) سے زمیدار ونکا پیدا کرنا (۲) اردو شعرا کا اخلاقی مذہبی اور قومی نظمیں بسانہ کرنا (۳) نامہ نگاروں کی تعداد بہی زیادہ ہو — انشاءاللہ اگر ملک میں قحط و طاعون اور لے چینی نہی تو اخبار ضرور ترقی کریگا — کیونکہ جب ذرہ سا امن و امان ہندیوں کو ملتا ہی تو عیش غافل و عیاش ہوجاتے ہیں — اور خدا کی فرائض کو بالکل بہول جاتے ہین (از گلاسگو)

بوذاسف و بلوہر — یہہ ایک نہایت ہی دلچسپ بغایت مفید و کارآمد کتاب ہی — لڑکا جوان بوڑہا کوئی بہی شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر رہ نہیں سکتا — مشہور کتاب کلیلہ و دمنہ ادبیہ دونوں ایک ہی قسم کی ہین — جیسا دلچسپ دلاویز قصوں اور کہانیوں کے پیرائیہ میں اوسمیں امور دنیا و معاملات سیاست بیان ہوئے ہین اوسی طرز سے سمیں رموز عقبے و مہمات آخرت دونوں کا اصل اخذ سنسکرت ہے لیکن وہ زمانہ سے شایع ہے — اور یہہ ابہی حال میں اردو زبان کے لباس میں آئی ہی — سمیں ایسے نصایح و مواعظ و مسایل اخلاق درج ہین جو ہر ایک مذہب میں یکسان مانے جاتے ہیں — اسکے ساتہہ ایک مکمل رسالہ ابہی منضم ہی جس سے اس کتاب کی [illegible] تاریخی حالت اور اصلی وقعت و عظمت اور مختلف باونں کی ترجمونکی کیفیت منکشف ہوتی ہی — مصنف رسالہ کی رائے اس کتاب کی نسبت یہ ہی — یہہ کتاب اس قابل ہے کہ بادشاہونکی مشیر و زراء کی ندیم امراء کی جلیس شرفاء کی انیس اور غربا کی ندیم نمائی جائے — ابتداد اگرچہ اس نام کی ایک کتاب دو تین سال قبل سے شایع ہی لیکن علاوہ اسکے کہ اوس نے تاریخی تحقیقات سے جو اسکے ساتہہ ایک رسالہ کی شکل میں منضم ہے بے بہرہ ہی ناقص و مکمل اور اوسکے نصف سے بہی کم ہی لوگ اسکو اور اوسکو ایک نہ خیال کرین — باوجود مذکورہ بالا اصلی اوصاف اور ضخامت اور چہاپہ کی صحت صفائی اور کاغذ کی عمدگی کے قیمت کچہہ بہی نہیں صرف دو روپے

خاکسار منیجر مطبع رفاہ بازار شہر امرتسر

بقیہ قطع ید

مسلم شریف میں ہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ ان قریشا اھمھم شان المرأۃ التی سرقت فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح فقالوا من یکلم فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ومن یجتری علیہ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم فیھا اسامۃ بن زید فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتشفع فی حد من حدود اللہ فقال اسامۃ استغفر لی یا رسول اللہ فلما کان العشی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختطب فاثنی علی اللہ تعالی بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد فانما ھلک الذین من قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد وانی والذی نفسی بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا ثم امر بتلک المرأۃ التی سرقت فقطعت یدھا قالت عائشۃ فحسنت توبتھا بعد وتزوجت فکانت تاتی بعد ذلک فارفع حاجتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث کو امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے اسکا مضمون ہم پہلے بھی اختصار کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔ جہاں یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے۔ یہاں بلفظہ اس لئے ذکر کیا ہے کہ الفاظ ذیل قابل غور ہیں۔ فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ یعنے غصہ کے مارے چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ متغیر ہوگیا۔ اتشفع فی حد من حدود اللہ۔ آیا تو خدا کی مقرر کی ہوئی حد میں سفارش کرتا ہے یعنے تجھکو سفارش کرنا خدا کی مقرر کی ہوئی حد کے ٹالنے میں نہیں کرنا چاہیئے فقال اسامۃ استغفر لی یا رسول اللہ حضرت اسامہ نے غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس کیا اور سمجھکہ بڑی خطا ہوگئی۔ آپنے کہا کہ میرے واسطے خدا سے معافی چاہیئے یا رسول اللہ فاختطب عادت شریف یہ تھی کہ جو امر آپکے نزدیک مہتم بالشان ہوتا تھا اسکے لیئے خطبہ پڑہتے تھے۔ اس سے اسکا مہتم بالشان ہونا ظاہر ہے سب سے بڑہ کر یا اخیر جملہ ہے۔ والذی نفسی بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا یعنے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ محمد کی بیٹی بھی چوری کرے تو اسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ فرمایئے اس سے بڑھ کر حد سرقہ کی تاکید اور کیا ہو سکتی ہے۔ کیا کوئی اسکے بعد کہہ سکتا ہے کہ حد سرقہ قطع ید ایک ایسی چیز ہے جسکو اسلام سے کچھ علاقہ نہیں ہے۔ یہ مانا کہ چور کو قید بھی کیا جاتا تھا۔ مگر چور کا قید کرنا یا تو تا تحقیقات ہوتا تھا جیسا کہ ملزم شخص کو آجکل حوالات میں رکھتے ہیں اور بعد تحقیقات اگر بے قصور ہوتا تو چھوڑا جاتا تھا۔ ورنہ سزا دیجاتی تھی۔

نسائی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قید کیا تھا۔ جسپر چور کا شبہ تھا پھر چھوڑ دیا گیا یا اُن شخصوں کو قید کیا جاتا تھا کہ جو بموجب آیت کی تفسیر کے جو حدیث میں آئی ہے قطع ید کے مستوجب نہ ہوتے تھے۔ اور مخیس اسلیئے بنایا گیا تھا۔ مخیس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہیں بنایا تھا۔ بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں تعمیر کیا تھا۔ سرور کائنات اور خلفاء ثلثہ کے زمانہ میں کوئی باقاعدہ حبس خانہ نہ تھا کسی مکان

---

۱ حضرت عائشہ زوجہ مطہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ قریش کو اس عورت کے واقعہ نے جسنے رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں بوقت فتح مکہ چوری کی تھی بہت فکر مند کیا انھوں نے کہا کہ اسکے معاملہ میں کس کو تجویز کیا جاوے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے (صدر چڑانے میں) سب نے کہا کہ اسامہ بن زید کے سوا جو آپکے بہت پیارے ہیں آپ سے عرض کرنے کی جرأت کوئی نہیں کرسکتا۔ اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے حضرت اسامہؓ نے اسکے مقدمہ میں عرض کی اسپر چہرہ مبارک کا رنگ غصہ سے متغیر ہوگیا۔ فرمایا کہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدود میں سے ایک حد کے چھوڑ دینے کی تو سفارش کرتا ہے اسامہؓ نے کہا میرے واسطے خدا سے معافی چاہیئے یا رسول اللہ۔ جب شام ہوئی آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑہا خدا کی تعریف کی جو اسکے لائق سزاوار ہے۔ پھر فرمایا کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اسیوجہ سے ہلاک ہوئے کہ انمیں جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جب چھوٹا آدمی چوری کرتا تو اسکو حد لگاتے۔ میں اُس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی بھی چوری کرتی تو اسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں اسکے بعد اپنے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسکا ہاتھ کاٹا گیا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اسکے بعد اسکی توبہ بہت اچھی ہوئی یعنے بہت نیکبخت ہوگئی تھی اور نکاح کرلیا تھا۔ میرے پاس آیا کرتی تھی میں اسکی حاجت کی سفارش رسول اللہ صلعم سے کردیتی تھی۔

۲ اسلام دین اور دنیا کے انتظام کا مجموعہ ہے۔ قرآن میں خداوند تعالے نے جو دنیا کے انتظام کے متعلق امور فرمائے ہیں وہ بھی اسلام ہی ہیں نکاح۔ طلاق۔ بیراث۔ شہادت۔ قصاص۔ حسن معاملہ۔ میانہ روی وغیرہ وغیرہ۔ صدہا امور قرآن شریف میں مذکور ہیں جنکا تعلق دنیاوی انتظام سے ہے۔ کیا ہم انکی تعمیل کو یہ کہکر ٹال سکتے ہیں کہ یہ محض انتظامی امور ہیں جنمیں نفس اسلام سے کوئی تعلق نہیں جانتا کہ کلام

یاد دلانیمیں قید کرتے تھے اگرچہ ایک روایت اس قسم کی بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک مکان مکہ معظمہ میں زید منورہ میں خریدا تھا اور اسکو قید خانہ بنایا تھا۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو اسکو مخیس سے کوئی تعلق نہیں۔ درمختار میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قید خانہ بانسوں کا بنایا تھا اور اسکا نام نافع رکھا تھا۔ اسمیں نقب لگا یا گیا اور چور نکل گئے پھر حضرت علیؓ نے پختہ اینٹوں سے نہیں بلکہ مٹی سے بہت مضبوط جیلخانہ بنایا تھا اور اسکا نام مخیس رکھا مخیس بفتح یا کے معنے ذلت کی جگہ کے ہیں۔ اسکی نسبت حضرت علی رضؓ نے یہ شعر فرمایا تھا۔ الا ترانی کیسا مکیسا + بنیت بعد نافع مخیسا + کیا تو مجھکو خود عاقل اور دوسروں کو عقل دینے والا نہیں جانتا۔ میں نے نافع کے بعد مخیس بنایا تھا اور اسی مخیس کا ذکر بنی طے کے ایک چور نے اپنے اشعار میں کیا ہے۔ جو اُسنے عین موقع واردات پر کہے تھے۔

فلما ان رایت ابنی شمیط + بسکۃ طی والباب دونی + تجللت العصا وعلمت انی + رھین مخیس ان ادرکونی + ولو انی لبثت لھم قلیلا + لجروا فی الی نسع بطین +

سلطان عبدالحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ، کو ہم خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین مانتے ہیں اور جو اسمیں سے انکار کرے اسکو ہم حق پر نہیں سمجھتے۔ اس لئے ہمنے سرسید کے اس مضمون کے جواب میں جسمیں انھوں نے سلطان عبدالحمید خان کے خلیفہ ہونے سے انکار کیا تھا ایک رسالہ لکھا تھا۔ جسمیں دلائل ان کی خلافت کو ثابت کیا ہے اور وہ رسالہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۹۷ء میں شائع ہوا ہے۔ اسمیں کچھ شبہ نہیں ہے کہ کئی صدیوں کے بعد خداوند تعالی نے محض اپنے فضل سے ایسا سلطان تخت عثمانیہ کو نصیب کیا ہے جسنے سلطنت عثمانیہ کی ڈوبتی ناؤ کو تھام لیا مگر یہ ماننا پڑیگا کہ سلطان عبدالحمید خانکی خلافت خلافت راشدہ نہیں ہے اور نہ وہ معصوم ہیں پھر کیا ضرور ہے کہ اگر انکی خلافت میں کوئی بات خلاف شرع ہو تو ہم اُسکو اچھا سمجھیں اور خواہی نخواہی کہنیچ تان کر ناجائز کو جائز اور خطا کو صواب قرار دیں مختلف المذہب فرقوں پر حکومت کرنے کو باوجود دوسری سلطنتوں سے اندیشہ مداخلت نہ ہونے کے عذر خیال کریں۔ خلفاء اربعہؓ اور حضرت امام حسنؓ کے بعد جو خلافتیں ہوئیں انمیں اور خاکر بنی امیہ کی خلافتوں میں یا استثناء عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے بعض بعض باتیں خلاف شرع ہوئیں مگر کسی نے انکو جائز قرار نہیں دیا اور اُسوقت سے آجتک وہ خلاف شرع ہی سمجھی گئی ہیں۔ امیر معاویہؓ بعد حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ کے خلیفہ اور بادشاہ اور امیر المومنین تھے انکی خلافت میں جو بات خلاف شرع ہوئی باوجود انکی صحابی ہونے کے اُسکو خطا ہی قرار دیا گیا ہے۔ صواب ہونیکی تاویل نہیں کیگئی سلطان عبدالحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ نہ صحابی ہیں نہ تابعی۔ اگر انکی خلافت میں کوئی ناجائز امر ہو تو اسکو جائز کیوں تاویل کیجاوے۔ خلافت حمیدیہ کے ساتھ اگر ہمکو سچی محبت اور ہمدردی ہے تو ہمکو چاہیئے کہ اگر کوئی بُرائی ہو تو اُس سے آگاہ کریں نہ یہ کہ برائی کو بھلائیکا لباس پہنا کر اُسپر قائم رہنے کی کوشش کریں ؎ ہزار دشمن اگر کس نکو خواہ تست + یکے دوست اگر گوید فلان خار در راہ تست +

سلطان عبدالحمید خان غازی جسطرح انتظام سلطنت میں سرگرمی کیساتھ مصروف ہیں اُسیطرح وہ دین کے کاموں میں بھی توجہ کے ساتھ مشغول ہیں۔ بہت سی اصلاحیں دینی اور دنیاوی انکی خلافت میں ہوگئی ہیں اور روز بروز ہوتی جاتی ہیں اللہ تعالی انکی عمر و اقبال میں ترقی دیوے باقی ماندہ جو ابھی تک نہیں ہوئیں وہ بھی ہو جاوینگی۔ جو لوگ دین کے رہنما ہیں انکا فرض ہے کہ وہ انکی خیال کو متوجہ کرتے رہیں۔ ہماری اس تقریر سے مفسر صاحب کے سوال کا جواب بھی ذرا غور کرنیسے نکل آیا۔ فقط (راقم بندہ نیازمند عبدالحق از چھاؤنی اندور)

---

۱ ہرگز نہیں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حد خالص حق اللہ ہے اسمیں نہ کوئی شخص کمی بیشی کرسکتا ہے نہ اسکو بدل سکتا ہے نہ معاف کرسکتا ہے۔ اس سے حدود کا دینی امر ہونا صاف ظاہر ہے جیسے کہ صوم و صلوٰۃ اور اسی لئے فقہا نے حدود کو عبادات میں ذکر کیا ہے۔

۲ حدود کے حق اللہ ہونے کی سند کیضرورت ہو تو درمختار وغیرہ دیکھ لو ۱۲ ۳ یہ ہدایہ کے حاشیہ عنایہ میں ہے۔

۱ درمختار کے بعض حواشی میں ہے کہ چوروں نے باہر سے نقب لگایا اور اندر والوں کو نکال لے گئے۔ ۲ جیلہ میں نے شمیط کے دونو بیٹوں کو بنی طے کے کوچہ میں دیکھا اور میرے اور انکے درمیان میں ایک دروازہ حائل تھا۔ میں عصار (گھوڑی کا نام ہے) پر سوار ہوگیا اور میں نے جان لیا کہ اگر انہونے مجھکو پکڑ لیا تو میں مخیس کا قیدی بنایا جاؤنگا اور اگر میں ذرا سی دیر انکے لئے ٹھہر جاتا تو وہ مجھکو شیخ البطین کے پاس کھینچکر لیجاتے۔ شیخ البطین حضرت علیؓ کو کہتے ہیں انکا پیٹ کیسقدر بڑا تھا۔ ۳ جتنے مختلف المذہب فرقوں پر سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ حکومت کرتے ہیں اتنے ہی بلکہ اُس سے زیادہ مختلف المذاہب اقوام پر خلفاء راشدین کی حکومت تھی مگر انکی خلافت میں ہمیشہ حدود جاری رہی ہیں یہ مسلم ہے کہ ہر ایک ملک کے قوانین جدا ہیں مگر وہ خود انکی ایجاد کردہ ہیں خداوند تعالے حکیم مطلق اور ازل سے ابد تک جاننے والا کوئی عام حکم ایسا نہیں ہے کہ اسکو یہ کہکر ٹالدیا جاوے کہ زمانہ یا کسی ملک کے مناسب نہیں ہے زمین آسمان میں

طاعون

تاریخ عرب سے تصدیق ہوتی ہے کہ عرب میں مرض طاعون سب سے اول ۵۲ھ ہجری میں ظاہر ہوا اور پہلا شخص جو اسمیں مبتلا ہوا۔ زیاد ابن امیہ تھا۔ زیاد بن امیہ کی انگلی میں پھوڑا نکلا تھا جسکو حکمائے عرب نے مرض طاعون تشخیص کیا تھا طاعونی پھوڑے میں مثل زہر باد کی سمیت ہوتی ہے۔ اور چشم زدن میں تمام اعضا میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور یہی باعث ہلاکت کا ہوتا ہے۔

زیاد ابن امیہ پہلے بصرہ کا حاکم تھا۔ بعہد خلافت امیر معاویہ بن سفیان ۴۵ھ ہجری میں خراسان و سیستان کا حاکم ہوا۔ اوسکے ایما سے عبدالرحمان بن سمرے کابل کو فتح کیا اور جملہ اغانہ کو مطیع و منقاد بنایا۔

حکمائے ہند کو تحقیقات طاعون میں تجربہ کم حاصل ہوا ہے۔ بالفعل ہندوستان کی آب و ہوا ناقص ہونے کی وجہ بمبئی سے کلکتہ تک پلیگ کی بہرمار ہے۔ حکمائے موجودہ کم تحقیقات کے سبب طاعون کی علاج میں غلطیاں کرتے ہیں۔ اور بلا تشریح و توضیح پلیگ بتا دیا کرتے ہیں۔ عظیم گنج مرشد آباد میں دو شخصوں کے ناگہانی مرگ پر ڈاکٹروں کی تشخیص طاعون غلط نکلے۔ بریم پور میں صاحب کلکٹر مرشد آباد کا اک نوکر مر گیا۔ ڈاکٹر نے پلیگ تشخیص کیا ہے۔

طاعون کی دوسری یہ وجہ متحقق ہوتی ہے کہ جسوقت قوم کفار عمالقہ بنی اسرائیل سے تابوت سکینہ چھین کر لیگئی تھی۔ تو بحکم خدائے عزوجل اوس قوم پر خروج طاعون عظیم سے وبائے الیم نازل ہوئی تھی۔ واضح ہو کہ تابوت سکینہ ایک صندوق ہے جسمیں تمام انبیائے اسبق کی صورتیں چوب شمشاد سے منقش ہیں۔ خداوند عالم نے اس تابوت کو حضرت آدم علیہ السلام کو پاس باغ بہشت سے تبرکاً بھیجا تھا۔ مرۃً بعد اولے وکرۃً بعد اخرے حضرت موسے علیہ السلام کو یہ تابوت سکینہ بھیجا تھا۔ اس تابوت پاک کی خیر و برکت سے جنگ کفار میں فتح نمایاں ہوتی تھی۔ بنی اسرائیل تابوت سکینہ کی اعجاز سے ہر لڑائی میں مظفر و فتحمند ہوتے تھے۔

کہگر اسٹیٹ کے نابالغ لڑکوں کی تعلیم

ارباب صدر بورڈ کلکتہ نے اک صاحب یورپین کو ٹیوٹر کے عہدہ پر بحال کیا۔ جسکی محافظت میں نابالغان سید محی الدین مرزا اور سید معین الدین مرزا کی تعلیم و تربیت سپرد ہوئی۔ صاحب موصوف نے نابالغان محمد حسین کی تعلیم و یونیورسٹی علیگڈھ میں تجویز کی ہے۔ صیغہ تعلیم میں مصارف دو ہزار سے بڑھی ہوئی ہے۔ سال بھر سے صاحبزادوں کی تعلیم چند وجوہات اور موانعات کی باعث بند تھی صاحب موصوف الصدر سے انگریزی تعلیم باحسن الوجوہ ہونیکی امید کیجاتی ہے۔ لیکن مذہبی ہدایت و تلقین کیواسطے ایک شخص اتالیق مسلمان کی ضرورت ہے۔ صاحبان صدر بورڈ اسطرف ضرور توجہ فرمائینگے۔ (راقم نامہ نگار)

از کالکا ضلع انبالہ

واقعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو چھ عیسائی مسلمان ہوئے۔ چار بچے ایک عورت و ایک مرد۔ بابو محمد قاسم شاہ صاحب انجنیر ریلوے نے اونکی بہت خدمت کی اور مسلمانوں نے بھی چندہ سے بہت مدد دی کالکا میں پانی کی بہت تکلیف ہے۔ مقام ٹکسال سے جو کالکا سے دو میل پر ہے پانی بذریعہ نل لانیکا انتظام ہو رہا ہے۔ ریلوے خندید کا کام عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ ۳۰ مارچ تین عیسائی اور مسلمان ہوئے ایک بچہ اور دو میاں بیوی۔

جارج ٹون

جنوبی امریکہ میں نماز عید کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امسال ماہ صیام میں پہلے چند برسوں سے بھی یاد روتی رہی۔ باوجودیکہ صلوۃ تراویح امسال دو جگہ پڑھی گئی اسکا باعث یہ ہوا کہ البانسٹاون کے آدمی (یہ ایک محلہ جارج ٹاون کا ہے) بوجہ دوری فاصلہ جو تخمیناً دو میل کے قریب ہے آنے سے معذور رہے مگر وہ تخمیناً ۲۵ یا ۳۰ آدمیوں کے ساتھ بڑے شوق و ذوق سے صلوۃ تراویح ادا کرتے رہے۔ تاہم بھی بہت آدمی وہاں کے اور دوسری جگہ سے جو اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں مسجد کو ٹیس ٹاون میں برابر صلوۃ تراویح پڑھنے کے لیے آتے رہے۔ البانسٹاون خانصاحب یعنے ہماری شیخ الاسلام صاحب کو حکم میانجی دین محمد صاحب نماز پڑھاتے رہے اور مسجد میں خانصاحب بذات خود نماز پڑھاتے تھے جو جوش و خروش اور امنگ اب کی رمضان المبارک میں دیکھنے میں آیا وہ اس سے قبل کبھی اس ملک میں دیکھنے میں نہیں آیا تھا بہت آدمیوں کے یہاں سے برابر مسجد میں افطاری آتی تھی۔ نماز تراویح آٹھ بجے سے نو بجے تک ہوتی تھی۔ اکثر بعد تراویح خانصاحب وعظ فرماتے تھے۔ بروز وعظ دس بارہ بجے دن سے لوگ گھر جاتے تھے وعظ میں کبھی فضایل ماہ رمضان بیان کرکے اوسکے متعلق دنیاوی فواید بیان فرماتے تھے کہ روزہ رکھنا ہی جملہ خواہشات نفسانی کو قبضہ میں لانیکا ایک طریقہ ہے جس سے ہزاروں دینی و دنیاوی فواید مرتب ہوتے ہیں کبھی نماز کے فضایل اور اوسکے فواید اور کبھی یہ کہ انسان کیا چیز اور اوسکی اصل کیا ہے اور اوسکو دنیا میں کیا کیا کرنا چاہیے کبھی اسکی بات کہ گناہ کیا چیز ہے اور اوس سے حذر کرنے کے فواید کبھی بدلایل اون شکوک کو رفع کیا جو اکثر نوتعلیمیافتہ نوجوانوں کے دلوں میں خطور کرتے رہتے ہیں۔ عذاب قبر اور سانپ و بچھو کی نوع کا اونکو کاٹنا ایسی بدیہی بدلایل اون نکتوں میں بیان فرمایا کہ شاید کسی مخالف کو بھی جائے دم زدن باقی نہ رہے۔ جسکا ہماری جماعت پر روز بروز اچھا اثر پڑتا رہا اور بہت ایسے آدمیوں نے تائب ہو کر نماز شروع کر دی جو کبھی نہ پڑھتے تھے اور بہت ایسے آدمیوں نے روزہ رکھا جو کبھی نہ رکھتے تھے۔ الغرض اس مبارک مہینے میں اول سے آخر تک عجیب کیفیت رہی جسکا ہر ایماندار اندازہ کر سکتا ہے مختصر یہ کہ بروز سہ شنبہ چاند دیکھا گیا اور چہار شنبہ سے روزہ شروع ہوا اور جمعرات کو عید کا چاند دیکھا گیا اور بروز جمعہ عید الفطر ہوئی آپکو مع جملہ جناب خانصاحب اور ہم سب کیطرف سے عید مبارک ہو)

ساڑھے دس بجے نماز عید الفطر بخیر و خوبی پڑھی گئی جسمیں خلیفۃ المومنین سلطان عبدالحمید خان ثانی ایدہ اللہ الدین اور جملہ امیران و رئیسان اسلام کے لیئے فتح و نصرت کی دعا مانگی گئی مسجد میں آدمیوں کی ازحد کشمکش تھی۔ مگر اس سال پچھلے سال سے گو آدمی کم تھے بوجہ بارش گرد و نواح کے مسلمان شریک نہ ہو سکے تاہم بھی زاید از پانصد آدمیوں کے ساتھ جماعت سے نماز عید ادا ہوئی بعد نماز خطبہ خانصاحب نے حاضرین کے سامنے ایک گھنٹہ بڑی پرجوش لفظوں میں وعظ فرمایا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آج اوس پاک پروردگار کی درگاہ میں ہزار ہزار ستایش و نیایش زیبا ہے کہ جسنے اپنے فضل و کرم سے ہمکو جامہ انسانیت عطا فرمایا۔ ممکن تھا کہ ہمکو سگ خارشتی پیدا کرتا یا گدھا بناتا تاہم بالکل اوسکے محتاج تھے اور ہیں اور پھر اسپر بھی اور زیادہ شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ ہمکو سب اعضا سڈول مرحمت فرمائی اور صحت و تندرستی عطا فرمائی ہے ممکن تھا کہ ہمکو کانا اندھا لنگڑا پیدا کرتا یا ہمیشہ کے لیئے دایم المرض رکھکر طرح طرح کی آزاروں میں مبتلا رکھتا جسوقت سے ہم پیدا ہوئے اوسوقت سے اوسنے ہماری پرورش کی جملہ سامان پیدا کیئے ہمارے والدین کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرکے اونکو ہماری پرورش کا ذریعہ بنایا جو ہماری ایسی شیدا و عاشق زار کہ آپ کو مصیبت و آفت میں پھنسا دیں کہ جس سے ہمکو تکلیف نہ ہو۔ ہماری لیئے مزدوری کریں چوری کریں کہ کسیطرح سے ہماری اولاد کی حوایج ضروری میں کمی نہ ہو اور محبت بھی ایسی کہ جسکا کچھ انتہا نہیں یعنے جس کام کو دوسروں کے لیئے روا نہ رکھیں ہماری واسطے سب کچھ گوارا کریں۔ ہمارا پاخانہ پیشاب تک اوٹھانا خوشی سے گوارا کریں اگر وہ پاک پروردگار اونکو یہ محبت نہ دیتا تو پھر صغر سنی میں ہم کیسے پرورش پاتے اس محبت سے اوس احکم الحاکمین کو ہماری پرورش منظور ہے کیونکہ اوسوقت ہم بالکل بے بس لاچار و درماندہ ہوتے ہیں ہماری خوراک کیلیئے جس سے ہم نشو و نما پاویں ہماری پستان مادر میں دودھ پیدا کر دیا جب ہماری دہنت نکلے دودھ خشک ہو گیا کیونکہ اب اوسکی ضرورت نہیں غرض جسقدر ہم بڑے ہوتے گئے۔ اپنی ضروریات میں ماں باپ کے بہت کم محتاج رہتے گئے ویسے ہی والدین کی محبت بھی کم ہوتی گئی غرض دنیا میں جسقدر اشیاء ہیں مناسب وقت و موقعہ کے لحاظ سے وہ سب ہماری لیئے پیدا کی ہیں کیونکہ اگر ہم نہوں تو اونکا کچھ

محاربات مصر و سوڈان

مصر اور سوڈان کے واقعات کے متعلق یہ سب سے پہلی کتاب ہے۔ جس میں سلطنت ٹرکی اور مصر کے باہمی تعلقات مصر میں انگریزی مداخلت کے اسباب عربی پاشا کی بغاوت۔ مہدی کی پیدایش اور ترقی۔ مہدی کی مقابلہ میں انگریزی اور مصری فوج کی متواترہ کامیابی۔ مہدی کا خرطوم کو فتح کرنا۔ قتل جنرل گارڈن اخلاء سوڈان و انگریزی افسروں اور درویشوں کی دلچسپ خط و کتابت۔ سرکاری تحریرات کا خلاصہ۔ مصری فوج کی از سر نو تیاری و کامیابی جنگ امدرمان و فتح سوڈان معاملات نشوداد گارڈن فاتحہ خرطوم۔ عہدنامہ مصر اور انگلستان بابت موجودہ حکومت سوڈان وغیرہ ضروری حالات درج ہیں اور مشاہیر مصر و سوڈان اور تمام لڑائیوں اور مختلف دلچسپ منظروں کی ۴۴ صحیح تصاویر اور نقشجات شامل ہیں۔ شمس العلماء خان بہادر منشی ذکاء اللہ صاحب و شمس العلماء مولوی نذیر احمد و خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کے ریویو جو ساتھ شامل ہیں انسے اسکی عمدگی کا بخوبی اندازہ ہو سکیگا۔ قیمت عہ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

اقتصائے مغرب

جسمیں الجزائر کی آخری تین سو برس کی تاریخانہ واقعات بربری غازیوں کی اصلیت خاندان بروسہ (اکبتان خیر الدین و عروج) کے تفصیلی کارنامے ترکوں کی بحری قسطنطنیہ اور بحر روم کی سہ صد سالہ حکومت۔ عربی ترکی انگریزی تاریخوں کا لب لباب اور اسپین کی جلاوطن مسلمانوں کا جوش انتقام اور ساحل اسپین پر تسلط یابی الجزائر اور ٹیونس کا آل عثمان کے ظل حمایت میں آنا دول یورپ کا صدہا بربر پر حاسدانہ جہاد کے سہ نہم ہونا الجزائر اسپین کا جہاد پریسویسا اور لیپنٹو کے مشہور معرکے مجم قریبا ۳۰۰ صفحے نہایت خوشخط جسمیں بہت سے عمدہ نقشجات بھی شامل ہیں قیمت صرف عہ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

بارہا لکھ چکا ہوں اور پھر لکھتا ہوں کہ کسی ایسے شخص کی شادی نہ کی جاوے جو لاعلاج مرض کا شکار ہو۔ جو ایسے رحم دل کی درگاہ میں آپ ہی گناہ کے عار رکھتا ہے بعض آدمی شاید یہ کہیں کہ فلاں کو جنا زہ میں مرض نہیں آیا اور دیکھا گیا ہے بعض نے علاج بھی کیا ہے مسلمان اور عیسائی کام میں شریک ہوئے ہیں کسی کی پادری نے کیا ہے مسلمان دعا کی ہے ہندو تیل دیا ہے (ضمناً یہ عرض کر دینا کہ ہندو دوا میں کئی مرتبہ ہڈی ہوتی ہے) ہندو دوا میں عفیفہ ہوتی ہے ہندو دوا میں گائے کا گوبر اور پیشاب ہوتا ہے ہندو دوا میں سور کی چربی ہوتی ہے ہندو دوا میں ایک بچے کا نجاسہ ہوتا ہے ہندو دوا میں مجوسیوں کی طرح آگ کی پوجا ہوتی ہے ہندو دوا میں ناپاک چیزیں ہوتی ہیں ہندو دوا میں ہندو دیوتاؤں کی پوجا

اسلامی خبریں

فہرست چندہ جو مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کیلئے دفتر وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۰

منشی نبی بخش صاحب منڈی جمعہ خان شکارپور سندھ ۔ ع

منشی محمد عبد العلیم صاحب۔ دیوان محلہ شہر ٹینہ خریدار اخبار جامع العلوم۔ مراد آباد۔ ع

میزان کلمات طیبہ

ترکی صیغہ بحری کی طرح صیغہ جنگ نے بھی قدیم فوجی اسلحہ کا عجایب خانہ قائم کیا ہے۔ جنرل گرمیکو پاشا ڈارڈنیلز کے قلعوں کے معاینہ سے فارغ ہو گئے ہیں۔

ماسیولو رئیس جمہوریہ فرانس نے تحفہ امتیاز کے شکریہ میں دستی خط فرنچ سفیر کے ہاتھ روانہ کیا۔ جسنے اوسی تاریخ ۲ مارچ نماز جمعہ کے بعد سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کیا۔

طرابلس الغرب میں جلالت مآب نے ۱۸ لاکھ روپیہ کی خرچ سے جنگی بندرگاہ تیار کیئے جانے کا حکم دیا ہے۔ صوبہ طرابلس الغرب کے چند اضلاع میں چاندی، کوئلہ کی کانیں برآمد ہوئی ہیں۔

قسطنطنیہ سے ۲۶ فروری کو حاجی لیکر جو جہاز حجاز کو گیا۔ اوسمیں ایک سو سے زاید ایسے ترکستانی حاجی تھے جنکا کرایہ سلطان المعظم کی جیب خاص سے دیا گیا تھا۔ شیخ عطاء اللہ مہتمم مدرسہ حمیدیہ کمبرلی بھی اسی جہاز پر مکہ معظمہ گئے آغاز محاربہ پر وہ کمبرلی سے ہٹ کر چلے گئے تھے۔ اب چونکہ کمبرلی کی محاصرہ سے مخلصی ہو گئی ہے وہ حج سے فارغ ہو کر سیدھے جنوبی افریقہ چلے جائینگے اور اپنا مدرسہ پھر جا کھولینگے۔ اخیر فروری تک کل ۵ ہزار حاجی بندرجدہ میں پہونچے۔

سلطنت عثمانیہ میں اسوقت سرکاری جہازوں کے علاوہ یعنے تجارتی بیڑہ میں کلہم ۷۷ دخانی اور ۲۲۰۵ بادبانی جہاز ہیں جن سب کا مجموعی وزن ایک لاکھ ۹۷ ہزار ٹن ہے یعنے اس بارہ میں یونان ایسا بے حقیقت ملک بھی ترکی سے تگنی فوقیت رکھتا ہے۔ جسکے تجارتی بیڑہ کو دخانی و بادبانی جہازوں کا مجموعی وزن ۶ لاکھ ٹن ہے متجاوز ہے عظیم ترین جنگی و تجارتی بیڑے رکھنے والی طاقت یعنے برطانیہ کلان کے مقابلہ پر تو اس معاملہ میں افسوس ترکی کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی اور مزید افسوس یہ ہے کہ اس بے حقیقت تجارتی بیڑہ میں بھی ایسے جہاز جنکے مالک یا ناخدا مسلمان ہوں۔ پانچویں حصہ سے زیادہ نہیں ہے۔

اسپیر یو کمانڈر کروبجی کی نسبت انگریزی اخبار ڈیلی گرافک کا نامہ نگار لکھتا ہے "پست قامت نہایت مستعد اور کم سخن ہے۔ ڈاڑھی سیاہ اور گھنی ہے وہ منتظمہ کونسل کا ممبر ہے جسمیں وہ بہت کم بولتا ہے۔ لیکن جب کچھ کہتا ہے تو اسکا سامعین پر بڑا اثر ہوتا ہے وہ بڑا راسخ العزم مستقل مزاج اور بارعب ہے۔ بہت نڈر اور شجاع ہے اور سپاہی اوسپر نہایت اعتماد رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ ہنر و لیاقت کے علاوہ ہمیشہ یہ عزم بالجزم رکھتا ہے کہ فتح کر کے رہونگا۔ بوئیر سپاہ سے کام لینے کا ڈھب خوب جانتا ہے۔ سپاہی اوس سے ڈرتے بھی ہیں۔ اوسکے دو چار طنزیہ الفاظ چابک سے زیادہ اثر پیدا کرتے ہیں اور اونکو سنکر سپاہی اوس سے فی الفور سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ اوسکی عمر ۶۰ برس کے قریب ہے۔ خانگی بود و باش بالکل سادہ ہے۔ اوسکے اطوار معقول حد تک دلاویز ہیں۔ چہرہ شگفتہ اور خوش نما ہے۔ اور حملی متانت لیئے ہوئے مترشح ہوتی ہے۔ جوانمردی اور جنگی طبیعت کے ساتھ ساتھ حلم کا تضاد ہے۔ کمال بذلہ سنج و ظریف طبع ہے۔ بال بچوں اور گھر کا دلدادہ اور عالی حوصلہ مہمان نواز ہے۔ اوسکے [illegible] کا کیسہ درست تعلیم نہیں۔ تاہم یہ مسلمہ امر ہے کہ وہ متمول ہے مجلس منتظمہ کی ممبری کے بعد مالدار ہو جانا لازمی امر ہے۔ وہ کئی مزرعوں کا مالک ہے جنمیں سے ایک کئی ہزار ایکڑ کا ہے۔ وہ پرانے زمانہ کے بزرگوں کیطرح زندگی بسر کرتا ہے۔ اکثر بوئیروں کیطرح انگریزوں کا سخت دشمن ہے اور اونکو بنظر حقارت دیکھتا ہے۔ اوسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ گرفتاری سے پیشتر اوسے مدت العمر میں جسقدر معرکے انگریزی فوج سے کرنے پڑے اونمیں خوبی قسمت سے کامیاب ہوتا رہا۔ ۱۸۸۱ء کے محاربہ میں اوسنے ایک قلعہ کے انگریز محصورین کو بیفایدہ تکلیف پہونچانے سے تمام انگلستان میں شہرت بد حاصل کی مہم جیمسن کیوقت اسی نے ڈاکٹر جیمسن اور اوسکے رفقاء کو بمقام کروگرز ڈارپ گرفتار کیا تھا اوسنے مہم کے بڑے بڑے افسروں کو گولیوں سے مروا ڈالنے کا ارادہ کر لیا۔ جس سے صرف یہ سوجہائے جانے پر بدلا یا کہ زندہ رہنے دئے جانے کی صورت میں یہ لوگ زیادہ کارآمد اور مفید ثابت ہونگے۔ میدان جنگ میں وہ مجسم مستعدی بن جاتا ہے۔ اور یا پو پر سوار ادھر اوھر گشت کرتا ہوا سپاہیوں کو زبانی اور خود جوہر مردانگی دکھا کر حوصلہ دلاتا رہتا ہے۔ جسقدر خطرہ زیادہ اور لڑائی صعب ہو اوسیقدر یہ کوتاقامت جو چند دنوں میں سینٹ ہیلینا کی ہوا کھا رہا ہوگا زیادہ مطمئن۔ یا حوصلہ اور قایم المزاج دیکھا جاتا۔

ایک جرمن کمپنی نے ایشیائے کوچک کے قصبہ سیواس میں سوتی پارچہ بنانیکا کارخانہ کھولا ہے۔ ایک اور جرمن کمپنی چقندر کی کاشت کیلئے جس سے قند بنائی جائیگی لولی بغداس کے قریب زمین لیجانیکی کوشش کر رہی ہے۔

سمرنا غوزتپہ ٹرمیوی کمپنی کا اجارہ اور ۶۸ برس کے لئے بڑھا دیا گیا ہے۔ اور مزید براں اوسی چشمہ تک لائن بڑھانیکی اجازت دی گئی ہے۔

ام درمان کی ان دو سو ڈانی پلٹنوں کو جنہوں نے کارتوس دینے سے انکار کیا تھا۔ موقوفی یا تنزل کی سزا دی گئی ہے۔ اور پلٹنیں ام درمان سے تبدیل کر دی گئی ہیں۔ مصر کے قصبہ تراہ کی جیلخانہ کی سنتر قیدی ۱۴ مارچ کو گرگئے۔ وہ جب کسیطرح سیدھے نہ ہوئے تو گولی دار کارتوس سر کئے گئے۔ جنسے دو ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ اسپر قیدیوں نے فی الفور اطاعت منظور کر لی۔ سوڈان کے اکثر علاقوں میں مختلف دھاتوں کی کانیں موجود ہیں انکی دریافت اور انمیں کام جاری کرنیکے متعلق گورنر جنرل نے حال میں ایک مجموعہ ضوابط صادر کیا ہے۔ ہر قسم کی کان سرکاری ملکیت قرار دی گئی ہے۔

بقول ٹائمز عالم زبید اللہ جسکی گرفتاری کی بابت اخبار پہلے خبر لکھ چکا ہے۔ ۲۶ فروری کو جدہ بھیجدیا گیا کہ وہاں سے طایف پہونچا دیا جائے۔ اسی اخبار کا بیان ہے کہ بیروت۔ یروشلیم اور سمرنا میں جرمن ڈاکخانے کھولے گئے ہیں۔ ترکی اخبارات تو یہ لکھ رہے ہیں کہ موجودہ اجنبی ڈاک خانے عنقریب بند ہو جائینگے۔ تقریباً کل طاقتوں نے اسے منظور کر لیا ہے!!!۔

بمبئی میں روسی قونصل جنرل کی تقرری کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اس عہدہ پر ایم ڈی کلیم روسی وزارت خارجہ کا ایک عہدہ دار مقرر کیا گیا ہے۔

پوپ روم کی عمر پورے نوے برس کی ہو گئی ہے۔ ۹۰ ویں سالگرہ پر قیصر جرمنی نے اوسے مبارکباد کا تار بھیجا۔ اور پوپ نے جواب میں دعا۔ اس نامہ و پیام میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قیصر نے اپنے لئے صیغہ واحد متکلم اور پوپ نے اپنے لئے ضمیر جمع متکلم کا استعمال کیا۔

افسوس ہندوستان کے شاعر بیدل سید محمد مرتضے صاحب بیان مزدانی رئیس میرٹھ ۱۳ مارچ کو انتقال کر گئے۔ مرحوم برسوں سے اعصابی امراض میں مبتلا تھے۔ مگر اونکے کلام کو حسن بیان۔ نازک خیالی اور برجستگی و لطافت کے لحاظ سے بنظیر خیال کرتے ہیں۔

قسطنطنیہ کا ایک مشہور اخبار نویس خلپ آفندی یکم مارچ کو ستر برس کی عمر میں اچانک فوت ہو گیا۔ وہ موصل کا باشندہ اور مسیحی مذہب تھا اور اسوقت ترکی اخبار طارق کا مالک و اڈیٹر تھا۔ سب سے اول ایک انگریز مسٹر چرچل کو ترکی اخبار نویسی کا ایک اڈیٹر مقرر ہوا۔ اسپر مخبر ترکی تلگراف اور وقت کا اڈیٹر رہا۔ جو سب کو سب ترکی میں تھے۔ مگر لطف یہ ہے کہ وہ خود ترکی نہیں جانتا تھا۔

ریویو "مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز"۔ جناب مکرم بندہ اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ مندرجہ ذیل چند سطور بطور ریویو کے آپ کے اخبار میں درج ہونیکی غرض سے ارسال کرتا ہوں۔ امید کہ آپ اسکے لئے جگہ نکالیں گے۔ سرسید احمد خان مرحوم کی قابل قدر خدمات قومی میں انکی بیش بہا اردو تقریریں اور تحریریں ایک جزو اعظم ہے۔ اور اُن کا ذریعہ ہے جو احسان سرسید نے ملک کے علم پر کیا ہے۔ وہ ایک بہت بھاری احسان ہے۔ گو آجتک اسکا ذکر اسقدر زور سے نہیں کیا گیا جسقدر علیگڈھ کالج کے قایم کرنے اور قوم میں ترقی کا شوق پیدا کرنے اور قوم کو قوم بنانیکا یہ امور ہی بذاتہا ایسے ہیں۔ کہ

البرامکہ۔ اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جس میں نہایت تحقیق سے خلیفہ ہارون الرشید عباس اور اسکی نامور وزیر خاندان جعفر برمکی کی تفصیل وار تاریخ عمری لکھی ہے۔ عربی۔ فارسی۔ تاریخ۔ ادب۔ اخلاق کی مستند کتابوں سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہیرو و زوال برامکہ۔ جعفر و عباس و بشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کے غلط واقعہ کی تحقیقات اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ کل کتاب تین حصوں پر ۲۷ جزدین ختم ہوئی ہے۔ کاغذ دبیز اعلے تصویر جعفر برمکی مطلا۔ جلد خوبصورت بیدار قیمت ع

کہ کلکٹر نے جتنی تعریف کیہو ہے کم ہے مگر انکی بے نظیر طرز تحریر اور انکی خاص ادائے تقریر اصل میں وہ طاقتیں ہیں جنکو ذریعہ ادنہوں نے یہہ تمام بڑے کام سرانجام کئے۔ اردو لکھنو کی ایک بالکل نرالی اچھوتے رنگ کے سرسید مرحوم بانی ہو۔ اور یہہ بھی کہنا مبالغہ نہوگا کہ وہ رنگ انہی پر ختم بھی ہوگیا۔ گو اُس نے اور لوگو بھی بتایا کہ تکلف باوجود سادگی کے نہ لکھنے کیوں کر پیدا ہو سکتا ہی۔ اور بہت لوگ اونکو دیکھکر اپنی اپنی قابلیت اور اپنے اپنے مذاق کے موافق سادہ اور پر مضمون نثر لکھنو بھی لگ گئے۔ مگر جو خداداد اونکا حصہ تھا وہ اُن کے ساتھ ہی دفن ہو چکا ہی۔ اس صورت میں اُس ذخیرہ علمی کو جو وہ چھوڑ گئے ہیں۔ احتیاط سے باقی رکھنے کی کوشش کرنا ایک بڑا کار ثواب ہی اور قوم اور ملک پر اور بالخصوص ان لوگوں پر جو اردو پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں احسان عظیم ہی اور ہمیں خوشی ہی کہ منشی محمد فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی لاہور نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اور ایک مکمل مجموعہ انکی پبلک سپیچوں اور لکچروں کا تیار کرا کے چھپوایا ہے۔ جس میں ۴۰ تقریریں ہیں۔ اور جو ساڑھے پانچ سو صفحہ سے زیادہ کی ایک خوبصورت اور خوشخط کتاب ہی۔ ان لکچروں کی ترتیب ہمارے مکرم مولوی محمد امام الدین صاحب گجراتی نے کی ہی۔ جو سرسید کی برانی مداح اور علم اور تعلیم کے خاص شائقین میں سے ہیں۔ انکی محبت اسلام کی دلدادہ۔ اور اُن کی تقریر و تحریر کی قدردان اس خریداری سے مولوی صاحب اور منشی صاحب موصوف کی حوصلہ افزائی فرمائینگے۔ اس سے پہلے ہی پنجاب میں سرسید کے اخلاقی مضامین اور اونکا تہذیب الاخلاق کو دیگر مربیان کی تحریروں کی پھیلانے کے متعلق منشی محمد فضل الدین نے بہت کام کیا ہی۔ چنانچہ انکی آخری مضامین کا مجموعہ اونکی وفات کے تھوڑا عرصہ بعد نکالدیا تھا جو ہمکو نگاہوں سے دیکھا گیا۔ کتاب نے بریویو کی خیمت مجلد صورت میں پلے ہی اور بلا جلد ملے ہی اور منشی محمد فضل الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور سے مل سکتی ہی۔ (راقم شیخ عبدالقادر۔ اڈیٹر پنجاب آبزرور۔ لاہور

امیر کابل کی وفاداری

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں کسی صاحب نے سُرحد کے نام سے ایک نہایت مضمون افغانستان پر لکھا ہی۔ ہمیں بہت زور سے سفارش کیگئی ہی کہ گورنمنٹ امیر حبیبکو دوست سمجھتی ہی تو صدقدل سے دوست خیال کرے۔ اور اسکی بات کسی شبہہ کو دل میں پیدا ہونیکی اجازت نہ دی۔ اس تحریر میں کانس سنس کوٹ کو ٹکر بھری ہی چالیس سال سے سنتے چلے آئے ہیں کہ روس آتا ہی۔ اور ۱۹۰۰ء میں صبی کہ آخری لمحوں میں پھر اسی قسم کا شور بلند کیا گیا ہی کہ روسی فوجیں کوشک کے گرد جمع ہو رہی ہیں کہ کسی بکلم سرحد افغانستان کی بابت خاص دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں جتنے کہ کرنیوالے ہی اس بات کے امکان پر بحث کر رہے ہیں کہ روس ہندوستان پر براہ افغانستان وارد ہو سکتا ہے۔ اور بعض لوگ شک ظاہر کر رہے ہیں کہ ایسا ہونے پر امیر صاحب کون طرف اختیار فرمائینگے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ برٹش کو پسند نہیں کرتے لیکن کیا وہ روس کو پسند کرتے ہیں" ہم اسکا جواب افغانستان سے متعلق چالیس سالہ تجربہ کو ثوق پر دیتا ہی کہ امیر صاحب اپنے مطلب کو خوب پہچانتے ہیں اور کہ انکا فائدہ برٹش طرفداری میں ہی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ روسی فوجیں اگر ایکمرتبہ ان کی ملک میں داخل ہو گئیں تو پھر انکا نکلنا محال ہے۔ حالانکہ انگریزی فوجوں نے دو دفعہ کابل کو لیکر بھی پھر اُس ملک کو خالی کر دیا اور اوسکو افغانی بادشاہ کی سپرد کر دیا کہ آزادی میں فرق نہ آئے۔ سرحد افغانستان پر گو روسی لوگ غیر معمولی جد و جہد کر رہے ہیں تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ امیر صاحب بیخبر ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہوئے تماشا دیکھ رہے ہیں ہرگز نہیں ہم معلوم یقین دلاتا ہی کہ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ تمام پل جو کوشک کے قریب ہیں بحکم امیر صاحب مسمار کر دیے گئے ہیں۔ سرکردہ نوڑ ہوئے اور ہمارے جو کوشک کے قریب ہیں بحکم امیر صاحب مسمار کر دیے گئے ہیں۔ سرکردہ نوڑ

الہارون

جسنے سوانح عمری ہارون الرشید اعظم ہارون الرشید خلفاء عباسیہ میں پانچوان نہایت جلیل القدر خلیفہ ہوا ہی اسکے عہد میں سلطنت اسلامی کو جسقدر عروج حاصل ہوا وہ پھر کبھی نہیں ہوا ہندوستان سے بحر اطلانٹک (بحر اوقیانوس) یا افریقہ کی تہہ مغرب تک اسلامی جھنڈا لہراتا تھا۔ اس کتاب میں خلیفہ موصوف کی سوانح عمری۔ زہد و ریاضت۔ سخاوت۔ اور پوری طرز معاشرت کا پورا پورا حال نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہی کتاب نہایت دلچسپ اور مسلمانوں کی اسوقت کی عظمت و شان کا پورا پورا نقشہ ہی اصحاب خلقین کی تاریخ کی الماریوں بالخصوص ہر مسلمان کے گھر میں اسکا ہونا لابدی ہی رفاہ عام کو لحاظ سے قیمت بھی بہت کم رکھگئی ہی یعنی صرف عہ

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

اسباب کی نمائشیں کیگئی ہیں کہ امیر صاحب سامان جنگ بیشمار مقدار میں فراہم کر رہے ہیں اور اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ شاید کبھی یہہ تیار ہمارے ہی خلاف ہیں کام آئین لیکن جائے غور ہی کہ امیر صاحب کل اسلحہ انگلستان سے خرید فرماتے ہیں جہاں سے منگوانے میں بڑا سفر اختیار کرنا پڑتا ہی اور بہت خرچ اوٹھاکر حاصل کر سکتے ہیں حالانکہ یہی اسلحہ نہایت آسانی اور ارزان قیمت پر خشکی کی راہ غیر ممالک سے منگوا سکتے ہیں۔ انگلستان سے خرید کرنیکو گورنمنٹ کو موقع دیتے ہیں کہ اگر چاہے تو ایک ایک کارتوس اور رفل جو حاصل کیگئی ہی شمار میں لاسکے۔ حالانکہ اگر وہ روس سے منگوائین تو برٹش گورنمنٹ کو خبر بھی نہ ہونے پائے کہ کسقدر سامان جنگ فراہم کیا ہی۔ جیسا کہ بوئیر دوں نے ٹرانسوال میں کر دکھایا تھا اس سے ظاہر ہے کہ انکی نیت مثل آئینہ کے صاف ہی یہہ سچ ہی کہ وہ عظیم مقدار اسلحہ کی خرید فرماتے ہیں لیکن یہ اسلئے ہی کہ برٹش گورنمنٹ کی عہدہ کر دہی اونہوں نے ذمہ اٹھایا ہی کہ اپنے ملک کی حفاظت جہانتک ہو سکیگا بدریغ فرمائینگے۔ اور ہماری یعنی گورنمنٹ کی جانب سے وعدہ کیا گیا ہی کہ اس کام میں جہانتک ضرورت سمجھینگے مدد دینگے اور اسی معاہدہ کے روسے اونکو اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا ہی۔ یہہ مالی عطیہ ہی نہیں ہی جو اونکو دوست سمجھ رہا ہے اگر یہی مقصود ہوتا تو روس اس سے زیادہ دینے کو تیار تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہی وہ بخوبی جانتے ہیں کہ برٹش سے کس بات کی امید کر سکتے ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کا رویہ بجانب اہل ملک کی کیا ہوگا۔ وہ جانتے ہیں کہ اہل برطانیہ کا قول قابل اعتبار ہی۔ اور وہ جانتے ہیں کہ جبکہ برٹش ہی تخت پر بیٹھنا پایا ہے تو برٹش کبھی دوسرے کو انہیں نے تخت کرنیکی اجازت نہ دینگے۔ وہ ہمارے دوست ہیں اور کیونکہ انکے تمام مفاد ہمارے ساتھ وابستہ ہیں" بہرحال اونکو دوست رکھنے کا یہہ نتیجہ ہرگز نہیں ہے کہ ہر چند اونہوں نے حال ہی میں برسر دربار یہ بانگ دہل برٹش دوستی کا صدق دل سے اعتراف فرمایا تاہم اخبارات میں برابر انکی شان میں یہانتک مشتبہ اور بے اعتباری دیکھنے میں آوے کہ بعض اوقات میں اونکو دوست دشمن خیال کیا جاوے" اخیر میں آکر اس سرگرم وکالت کا راز ظاہر ہوتا ہے جسکا سوال کیا گیا ہے کہ امیر صاحب کو لندن میں براہ راست سفیر رکھنے کی اجازت کیوں نہ دیجاوے۔ اسمیں کوئی وجہ اعتراض کی پائی نہیں جاتی اور راقم یقین کرتا ہی کہ اس سے امیر صاحب کا اعتبار برٹش کی نیک نیتی پر بالکل پختہ ہو جاویگا۔ سلطنت کی ملکی امور میں دوست بنانیکا بہترین طریق اعتبار دکھلانا ہے اور ایسے نازک وقت میں جبکہ ہم فی الحال جنگ میں ہیں جبکہ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کیا نئے خوف اور کیا نئی آفتیں پردہ غیب سے پیش آنیوالی ہیں ہمارا فرض ہے چاہیے کہ کوشش کریں کہ اپنے ذاتی خیالات کو ایسے طریق سے ظاہر کریں کہ دنیا کو اور خصوصاً ان کے خیالی دشمنوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیا ہیں" اس فقرہ پر اس دلچسپ مضمون کا خاتمہ ہی۔

غازی عثمان نوری پاشا

سلطنت عظمے عثمانیہ اور خلافت سنیہ کے قوت بازو اور دست راست افسوس ہی کہ تار خبر مورخہ لندن ۱۵ اپریل پر پولس جہان ناپائدار سے عالم فانی کو انتقال فرما گئے ہیں اس خبر نحوست اثر کی صداقت میں گو بادی النظر میں شبہ پیدا ہونے کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی۔ انسان کی ہستی ہی کیا ہے۔ حباب کو بھی کچھ ثبات ہی لیکن انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ دم آیا تو زندہ ہی رک گیا تو بیجان ہو مگر پھر بھی ایسے نامدار کے متعلق بیجا گی یہ خبر آجانا کہ وہ مر گیا ہے اور اوس سے پیشتر اوسکی صحت یا بیماری کی نسبت کسی خبر کا شایع ہونا شکستہ دلوں کو اس

کتاب محاربہ فرانس و پروشیا ۱۸۷۰ء

اس جنگ میں ۲ لاکھ کے قریب مصری فوج طرفین میدان جنگ میں آئی۔ تین لاکھ کے قریب فوج ماری گئی۔ بالآخر نپولین شہنشاہ فرانس مع اسی ہزار فوج کے گرفتار ہو کر معزول ہوا۔ اور فرانس میں سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور پروشیا کے بادشاہ کو شہنشاہ جرمنی کا خطاب نصیب ہوا۔ آخر میں ایک ضمیمہ اور مشہور عینک و فہرست ہیں۔ غرضیکہ یہہ تاریخی کتاب قابل دید ہی عجیب عبرتناک صحیح قصے ہیں۔ یہہ کتاب بانہوں فروخت ہو رہی ہی۔ ناظرین ایک جلد طلب فرماویں ورنہ طبع دوم منتظر رہنا پڑیگا قیمت نہایت کم صرف عہ ہی علاوہ محصول ڈاک

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر۔

میرے ہوہم سے کسیقدر ڈارس دلاتا ہے کہ شاید یہہ بدخبر درست نہو اور جس طرح پہلے کئی بار ناموں کی مغالطہ
کی شرارت سے اس نامور غازی کی وفات کی خبر جو سلطنت سنیہ و مسلمانان عالم کے لیے ہی نہیں بلکہ اپنے
محاسن جلیلہ کیوجہ سے کل دنیا کے لیے مایۂ نازو فخر بہادر تہا مشہور ہو چکی ہے اور سیطرح ابہی کسی حاسد نے یہہ شوشہ
چھوڑی اور عثمان کو راشر کے نامہ نگار نے کسی گہبراہٹ میں غازی عثمان سمجھ لیا ہو۔ کیونکہ اسوقت بہی عثمانیہ لشکر
میں ہار کے اعلے عہدہ دار موجود ہیں۔ خدا کرے کہ یہ قیاس توہم نہیں بلکہ حق الامر ثابت ہو
یہہ خبر درست ہو تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ ہمارے ایک نامہ نگار نے دو تین ہفتے ہوئے قسطنطنیہ سے
جس عام مشہور پیشینگوئی کی خبر دی تہی کہ سنہ رواں ترکی کے لیے آخری منحوس سال سمجھا جارہا ہے۔ اگر یہہ
پیشینگوئی کذب ثابت ہوا تو پہر خوشحالی کی ترقی کا دور دورہ ہو جائیگا۔ وہ محض بے بنیاد نہیں۔ جس سال میں غازی عثمان ایسا تجربہ کار
بے نظیر اور بے مثل سپہ سالار، مصلح و مربی فوج اور دور اندیش مدبر خلافت رشیدہ کو ہاتہ سے جاتا رہے اور جس سے
بڑہ کر کونسا سال اوسکے لیے منحوس ہو سکتا ہے۔ غازی ممدوح کو جسکے نام کے ساتہ الفاظ مرحوم و مغفور لکہنے سے قلم خود
بخود رکجاتا ہے۔ فنون حرب اور بلکہ سپہ سالاری میں ہمثیل بتانا ہرگز مبالغہ میں داخل نہیں۔ اوسکی عمر بلکہ اوسنے زیادہ
تجربہ بھی کمانڈر انچیف بنانیمیں موجود ہیں۔ مگر ممالک متحدہ میں کوئی ایسا تجربہ کار و آزما کمانڈر موجود یا قابل کار نہیں جو حالیہ
گذشتہ محاربہ روم و روس ایسے نمونہ ہستخیز یورپین محاربوں میں شریک رہا ہو۔ جرمنی، آسٹریا، روس و فرانس
عثمان میں کوئی ایسا اعلے افسر موجود نہیں ہے جسے اسقدر یورپین محاربوں کا تجربہ ہو۔ نامور روسی سپہ سالار
کوروٹوڈل ہیں۔ کافمین، جرمن مارشل مولکی۔ فرنچ جرنیل بزین سب کے سب آغوش لحد میں لیٹے ہوئے
ہیں اسوقت نامور ترین جرنیل برٹش کمانڈر اور ولنلی ہیں۔ مگر ان لارڈ صاحبان میں سے ایک کو بہی ابتک
ہم سے مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔ برعکس ازیں ٹرکی اس امر کا فخر کر سکتی تہی (یا اگر یہہ بدخبر غلط ہے تو کر سکتی ہے)
کہ اسکے پاس غازی عثمان۔ غازی احمد مختار۔ مارشل فواد۔ اور ادہم و حسین فیضی وغیرہ وغیرہ کئی ایسے کمانڈر موجود
ہیں جو کئی یورپین محاربوں کا تجربہ رکہتے ہیں۔ پس اگر یہہ خبر صحیح ہے تو ٹرکی ہی نہیں بلکہ کل متحدانہ دنیا ایک ایسے
تجربہ کار سپہ سالار کے وجود سے خالی ہو گئی ہے۔ جسکا فقط نام دس لاکہ سپاہ کے برابر تاثیر رکہتا تہا۔ اور جسکا ثانی
اوقت روئے زمین پر موجود نہیں۔ فقط عثمان کا ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جانا ہی ٹرکی کے لیے ایسا صدمہ ہے جسکی
کئی دہلوں پوری ہو سکیگی لیکن جب یہہ دیکہا جاتا ہے کہ اسی ۱۳۱۷ ہجری میں اس نامور سے پہلے مارشل شاکر پیشرو اور
فوجی پاشا ایسے مدبر معتمد دیرینہ اور کہنہ سال نبرد آزما کی خدمات سے وہ محروم ہو چکی ہے۔ تو اس صدمہ کی شدت
کم وہ ہو جاتی ہے۔ بہرکیف عثمان نے آخر الیدن اس جہان کو چہوڑنا تہا۔ کل من علیها فان ویبقی وجه
ربک ذوالجلال والاکرام۔ اگر وہ چلدئے ہیں تو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صبر و تسلیم کے سوائے کوئی چارہ
نہیں۔ خداوند کریم اسلامی دنیا کے سرتاج اور جہاز خلافت کے ناخدا سلطان عبدالحمید کو عرصہ دراز تک
سلامت رکہے۔ اور اگر وہ زندہ ہیں تو اس خبر سے جو رنج شدید کل مسلمانوں کو پہونچا ہے اسکی تلافی تردید کی وجہ چند
گھنٹے کی تاخیر یا حسن روجہ کر دیگی۔ اس خبر کے موصول ہونے سے پیشتر کسیکو ایسی خبر کے ملنے کا شان و گمان بہی نہ تہا۔ غازی
ممدوح کی عام صحت بہت ہی اچہی تہی۔ اور گو ۶۳ برس کی عمر ہو گئی تہی۔ لیکن چہرہ سے چالیس برس کے معلوم
ہوتے تہے۔ پچہلی ولایتی ڈاک میں ۱۶ مارچ تک کے جیمز کے اخبارات موصول ہوئے۔ اوسمیں کسی قسم کی علالت یا ناسازی طبیعت
کی کوئی خبر درج نہ تہی۔ ○○

مخالفت کریمیا سنہ ۱۸۵۴ء کے معرکہ میں سنہ ۱۸۷۷ء کی محاربہ سرویا میں بہی اس نامور نے
اپنے کمال کے لیکن جس کارنمایاں نے اونکو بلا استثنا کل مسلمانوں کی آنکہوں کا تارا اور لوح زمانہ
پر مرتے دم تک نہ مٹنے والے حروف میں اونکا نام نامی عزت و وقار و شرافت و نکونامی کی روشنائی سے ثبت کر دیا
وہ روس کے ٹڈی دل لشکر کے مقابلہ پر پلیونا کی شاندار محافظت و مدافعت تہی۔ یہہ مقام گو کئی مہینوں کی حیرت انگیز
مدافعت کے بعد ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۷۷ء کو آخر حوالہ کر دینا پڑا۔ لیکن اس تسلیم میں بہی وہ شان فتحمندی جلوہ فگن تہی
جسنے سکندر و نپولین کے فتوحات بہی ماند پڑ گئی تہیں۔ یہہ فخر اسی نامور کو حاصل ہوا کہ باتفاق رائے کل قوم نے اسکی
بہادری اور محافظ ملت و دین سمجہا۔ فاتح پادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے اسے اسکی تلوار واپس کی۔ اور اپنے آقا نے نعمت
کے دو بیٹوں کو اپنی فرزندی میں لیکر داماد بنایا۔ غازی ممدوح سنہ ۱۸۳۷ء میں ایشیاء کوچک کے قصبہ ٹوکٹ میں
پیدا ہوئے۔ اونکا خاندان ایک خالص النسل ترکی قبیلہ میں سے ہے۔ غازی ممدوح کے کارناموں، حالات زندگی، کیریکٹر
اور قومی خدمات کی اجمالی بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔ یہہ تمام امور اور پلیونا کی یوم حشر و نشر تک یادگار رہنے والی محاربات
ابد میں نظیر و سبق کا کام دینے والی لڑائیوں کی مفصل کیفیت کتاب محاربات پلیونا میں اور جنگ روم و روس
سے بعد فوج کی ترتیب جدید و تیاری اور نیز پولیٹیکل میدان میں جو خدمات اس نامدار نے ملت و سلطنت کی کیں۔ وہ
بالتفصیل کتب محاربات تھسلی اور ترکون کی موجودہ ترقیات میں درج ہیں۔ شایقین ان کتابوں کو مطالعہ کریں

ٹرکی نے اکثر دول متعہدہ کے ساتہہ تجارتی معاہدے کیے جنکے اجناس درآمد و برآمد کے لیے ۸ فیصدی محصول مقرر کیا تہا۔ ان
معاہدوں میں سے اکثر کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ اور جدید معاہدے مرتب ہو رہے ہیں جنکی تکمیل کا انتظار نہ کر کے بابعالی نے
مالی کمیشن کی سفارش پر شرح محصول تین فیصدی برٹاکر ۱۱ فیصدی کر دی ہے۔ سفراء دول نے ۱۰ مارچ کو مشترکہ یادداشت
بھیجی کہ باب عالی طریق اے تالی کی رضامندی کے بغیر فقط اپنی مرضی سے شرح نہیں بڑہا سکتا۔ اگر باب عالی نے اس حکم
کو منسوخ نکیا تو پہر دول باضابطہ اعتراض کرینگی۔ اسی دن سفراء دول نے دوبارہ باضابطہ اعتراض بالاشتراک باب عالی پر
ارسال کیا۔ ایک اور زاید محصول شرح اعشاری پر ہے۔ جو مہاجرین کے امدادی فنڈ کے لئے کئی مہینوں سے محصول
درآمد پر زیادہ کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرا اس حکم کے متعلق تہا کہ مساجد اور اسلامی قبرستان کے قریب کوئی عیسائی
مالک مکان یا زمین قریبی رشتہ داروں یا مسلمانوں کے سوا راضی کسیکے پاس اپنی جایداد فروخت نہیں کریگا

ٹائمز کا نامہ نگار لکہتا ہے۔ خبر ہے کہ بابعالی نے ایک جرمن کمپنی کو روملیا کے بندرگاہ کونستانزا اور قسطنطنیہ کے مابین بحری
تار کا سلسلہ قایم کرنے کا اجارہ آمدنی کی ایک حد کے بڑہنے کے معاوضہ پر عطا کر دیا ہے۔ جس سے انگریزی کمپنی
تلگرافیہ کی حق تلفی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ سلطنت عثمانیہ میں تار کا سلسلہ قایم کرنے کا صحیح و مقدم حق حاصل ہے۔

خدیو مصر ۱۴ مارچ کو بخیریت سفر حدود سے قاہرہ واپس پہونچگئے۔ اس سے چند ان بعد وہ سات فوجی افسر جو بجرم
سرکشی موقوف ہو کر بجراست امر درمان سے قاہرہ بہیجے گئے تہے خدیو کے سامنے لائے گئے۔ خدیو نے اونکو سخت لعنت
ملامت کی۔ کہ انہوں نے فوجی پیشہ پر دہبہ کو دہبہ لگایا ہے۔ پہر کہا کہ میں ہر معاملہ میں سردار فوج و گورنر سوڈان کی تائید کرونگا
جو شخص سمجہتے ہیں کہ میں اوسکی تائید نہیں کرتا چاہتا وہ غلطی پر ہے۔ اسکے بعد افسران مذکورہ بذلت فوج سے خارج کر دئے
گئے خدیوی تقریر سوڈان کی تمام پلٹنوں میں سنائی گئی ہے۔

قسطنطنیہ سے ایک معتبر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ روس کو ارض روم و طرابزون تک تعمیر ریلوے کا اجارہ ملنے کی
افواہ قطعاً لغو اور بیہودہ ہے خدا کا شکر ہے کہ وکیل کے تبدیل کی جلد کامل تصدیق ہو گئی۔ محکمہ ڈاک نے بابعالی کو لکہا
ہے کہ بصرہ بغداد لائن کی اجارہ دار کمپنی سے یہ اقرار لے لیا جائے کہ وہ ڈاک مفت پہونچایا کریگی۔

رومانیا کیطرح بلگیریا سے بہی یہودیوں نے جق درجق ترکی علاقہ میں اخراج آبادی آنا شروع کر دیا ہے۔ فروری میں
۸۶۴۱ خاندان آئے۔ قسطنطنیہ کے قریب مہاجرین کی عارضی رہایش کے لیے کئی ہزار جھونپڑے پہوس کے تیار کیے گئے
ہیں۔ جنکی موجودگی سے شہر کی شان و شوکت میں فرق آگیا تہا۔ حالات آپ نے حکم دیا کہ جسقدر خاندان اسوقت ان جھونپڑوں
میں موجود ہیں۔ ان کو بلا توقف اضلاع میں بہیجدیا جائے اور ہر ایک کنبہ کو تعمیر مکان کے لیے ڈیڑہ سو روپیہ ذاتی
خزانہ سلطانی سے عطا کیے جائیں۔ من بعد پہوس کی جھونپڑیاں اتہولوا دیجائیں اور اونکی جگہ عمدہ مکان بنائے جائیں
یا خیموں سے کام لیا جائے۔

یمن میں انتظامی و فوجی اصلاح و استحکام کے ہوش ربا دشمن زراعت و تجارت میں بہی نمایاں اضافہ ترقی ہو رہی ہے، اور دور
دراز مصص کی مشایخ مسنا وغیرہا اگر انعامات و الطاف سلطانی کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

باجبلاس مولوی عبدالرحیم خانصاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر پشین

بمقدمہ دوکان سیٹھ موہن داس لعل چند ولد مٹہال پیشہ ہیرا مندہ ملہ چہتول قوم رچپال دوکاندار چہاونی گلستان
دوکانداران بازار قلعہ عبداللہ خان۔ مدعی — مال دریشاور مدعا علیہ

دعوے اجرائے ڈگری

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ روپوش ہے اور باوجود تلاش کے کچہ پتہ مدعا علیہ کا نہیں ملا۔ اسلیئے یہہ اشتہار دیا جاتا
ہے کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کریگا تو یہہ حکم
دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ کیطرف عمل میں آویگی۔ مہر دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء جاری ہوا

مہر عدالت

دیگر گہڑیاں گہنٹے ہار ہائے سونا چاندی کا کانی وغیرہ مفصل فہرست مفت طلب فرمائیں۔ خریدار معاملہ بذریعہ ویلو سو بہی ایک روپیہ سے کم کے لیے چٹکی ٹکٹ بجائے ہیں۔ خاص رعایت دیگر معاملات کے لیے آپکے مستظر احکام۔
(مسرز ڈی۔ ایچ سنرز اینڈ کمپنی صدر راولپنڈی)

ہندوستان کے خبرین

ضلع پشاور کے ایک گاؤں پر ۲۵ مارچ کو ایکسو بیس آکا خیل حملہ کرکے چار ہزار کا سامان لوٹ لیگئے۔ ۲۹ مارچ کو پشاور چھاؤنی کے قریب ایک اور انگریز کو ایک پٹھان نے بائیسکل سے گرا کر خنجر سے قتل کرنیکا اقدام کیا۔ جیب میں سگریٹوں کا بکس تھا خنجر اوس سے آگے نہ بڑھا، مگر چونکہ انگریز گرنے سے بیہوش ہوگیا تھا پٹھان سمجھا کہ اوسکا کام تمام ہوگیا ہے جسپر وہ خنجر نکالکر فوجکر ہوگیا۔ انگریز کو کچھ دیر بعد ہوش آیا تو اوسکی رپورٹ پر چھاؤنی سے چند سوار پٹھان کے تعاقب میں گئے۔ لیکن شام ہوجانے کی وجہ سے بے نیل مرام واپس آگئے۔ انگریز کا نام مسٹر ولک ہے اور وہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ ہے

گلگت کے قریب ایک انگریز کپتان شکار کھیلتے ہوئے کھڈ میں گر پڑا۔ اور چند دن بعد فوت ہوگیا۔

لکھنؤ میں منصف وجاہت حسین پر رشوت ستانی کا مقدمہ قایم کیا گیا ہے۔ ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر کو کمیشن نے رشوت ستانی کے الزامات سے صاف بری کیا ہے۔ لکھنؤ چھاؤنی میں بماہ مارچ تیسری مرتبہ ۲۹ کو آتشزدگی کا واقعہ ہوا۔ علیگڈھ اور رائے بریلی کے اضلاع میں طاعون کا ایک ایک کیس ہوا ہے۔ بنگال کے ضلع داناپور میں طاعون کی سخت شدت ہوگئی ہے۔ کلکتہ سے یومیہ چار پانچ ہزار باشندے نکلے جارہے ہیں۔

پونا میں سفید پوش غربا کی امداد کے لیئے ارزان نرخ پر غلہ بیچنے کی دوکانیں کھلوانے کے لیئے بصدارت کلکٹر عام جلسہ ہوا جسمیں چار ہزار روپیہ چندہ ہوا۔

دیسی فوج اور والنٹروں کو میگزین رائفل سے مسلح کرنیکا خرچ ڈیڑھ کروڑ روپیہ اندازہ کیا گیا ہے۔ سب سے اول وہ کل دیسی فوج جو میملن جنگ میں کام دینے کے لیئے خاص کیگئی ہے۔ پھر والنٹیر اور بعد ازاں باقی فوج اس رائفل سے مسلح کیجائیگی

انگریزی علاقہ میں اگرچہ قحط سے جہاں تک متحقق ہوا ہے کوئی جان ضایع نہیں۔ مگر راجپوتانہ کی کئی ریاستوں میں عمال کی ناتجربہ کاری اور طریق امداد کی جدت کیوجہ سے کامل انتظام نہ ہوسکا اور جنوری و فروری میں صرف ریاست اودے پور۔ کوٹاہ اور جے پور میں سات آٹھ ہزار سے زیادہ جانیں قحط کی نذر ہوئیں۔

کلکتہ یونیورسٹی گورنمنٹ سے درخواست کرنیوالی ہے کہ یونیورسٹی کے ایکٹ میں ترمیم کرکے اوسے اپنے ایسے سند دارندگان کو جو فوجداری عدالت سے کسی جرم کے مجرم ثابت ہوں ڈگری سے محروم کردینے کا اختیار دیا جائے۔ پاؤنیر اسپر رائے دیتا ہے کہ یونیورسٹی اتنی بڑی جھیلے میں پڑنے کی بجائے اگر ایسے نوجوانوں کی اخلاقی نگرانی پر ہی اکتفا کرے جو اوسکی ڈگریوں کے حصول کی کوشش کررہے ہیں تو زیادہ مناسب اور ممکن العمل ہوگا۔

محاربہ ٹرانسوال میں فریقین کے پاس چھوٹی نالی کی جدید بندوق ہے۔ جسکے زخم ہنری مارٹینی کی گولی کے زخم سے جلد مندمل ہوجاتے ہیں۔ اب تک محاربہ میں مجروحین کی تعداد مقتولین سے تخمیناً چوگنی رہی ہے۔ اور ۱۹ زخمیوں میں سے بالا وسطا اٹھارہ صحت یاب ہوجاتے رہے ہیں۔ گولوں کے ٹکڑوں سے جنکو زخم پہونچے انمیں سے بہت کم صحت یاب ہوئے۔ اس محاربہ میں حالانکہ تین مقام میں فوج کئی مہینوں تک محصور رہی سابقہ محاربوں کی نسبت بیماری سے بہت ہی کم آدمی ضایع ہوئے۔ انگریزی فوج میں ۲۴ فروری تک میدان جنگ میں اور زخموں سے کل ۱۹۴۶ اور بیماری سے ۷۲۳ فوت ہوئے ولایتی اخبارات کا بیان ہے کہ ریزرو فوج کے اکثر سپاہی جنوبی افریقہ پہونچنے پر میدان جنگ میں بھیجے جانے کے قابل پائے گئے اول آرمی کور کیلئے ولایت میں کل ۹۷۸۶ ریزرو سپاہی طلب کیئے گئے تھے۔ انمیں سے ۹۵۳۲ حاضر آئے جنمیں سے تقریباً ۵ فیصدی طبی معاینہ کے بعد ناقابل قرار دیگئے۔ لیکن اس خبر سے ثابت ہورہا ہے کہ جلدی اور کام کی بہرمار کے باعث کئی ناقابل شخص بہرحال ڈاکٹروں کی نظروں سے بچگئے۔

نواب وایسرائے کے پروگرام میں کسیقدر تغیر ہوگیا ہے۔ وہ امرتسر کی مویشی منڈی کو نہیں دیکھینگے۔ اور اوسکے عوض ۹ کی بجائے ۸ کو خالصہ کالج کا معاینہ فرماوینگے۔ لیڈی صاحبہ غالباً زنانہ ہسپتالوں کا ملاحظہ فرمائینگے۔ نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب استقبال و گورنمنٹ انتظام کے لیئے ۸ کی شام کو لاہور سے امرتسر روانہ افروز ہوئے۔ اور ۸ کو مشایعت کے لیئے بیاس کو تشریف لیگئے۔ وہ ۱۰ تک امرتسر روانہ فرمودہ رہینگے۔ نواب وایسرائے کو شکار میں خاصی کامیابی ہوئی۔ یہ ہفتہ بڑی خوشی سے بسر ہوا۔ صرف ایک موقعہ پر کچھ ہاتھی دلدل میں پھنس گئے مگر یہ واقعہ چنداں تشویش بخش نہ تھا۔

ضلع ڈاکہ کی متصلہ ناگا پہاڑیوں میں سرکاری افسر نے ڈیڑھ سو جنگلی ہاتھی پکڑے ہیں۔

نینی تال و مسوری کو طاعون سے محفوظ رکھنے کے لیئے سخت قواعد نافذ کیے گئے ہیں۔ مسوری ضلع الہ آباد سے چند اصحاب انتظام کی ناواجب سختی کی بہت شکایت کرکے گورنمنٹ سے موجبات شکایت کی دفعیہ کی التجا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ صوبہ مغربی شمالی و اودھ کے ممتاز اخبارات جامع العلوم۔ ہندوستانی و البشیر اسمعاملہ کی تحقیقات کرکے بشرط صحت اوسے مقامی گورنمنٹ کے کانوں تک پہونچانیسے دریغ نکرینگے۔ شکایت کنندہ اصحاب کو بھی پہلے اپنا دکھڑا مقامی اخبارات کی آگ نہ لگانا چاہیئے۔ بلکہ زیادہ مناسب ہے کہ بذریعہ میموریل کل حالات سر انٹونی میکڈانل کے گوشگذار کریں وہ ہر شکایت پر توجہ کرینگے۔

نیویارک امریکہ کے ایک مالک اخبار نے قحط زدگان ہند کے لیئے غلہ بھیجنے کی غرض سے ایک جہاز کرایہ لیا ہے۔

ریاست پرتاب گڈھ میں بانسو بھیل ڈاکوؤں نے تھانہ جلاکر موضع پر حملہ کیا۔ سرکاری کمک پہونچ جانے پر باہم مقابلہ ہوا جسمیں ۵ بھیل قتل ہوئے باقی جنگل میں بھاگ گئے۔ مال مسروقہ ملگیا۔

بہار میں طاعون کی انتشار سے سخت پریشانی پھیل رہی ہے۔ پہلے انتظام سے ناراض ہوکر بیرا میں بلوہ ہوا۔ جہاں بقول اخبار بنگالی پولیس نے ہنگامہ کے بعد رعایا پر بڑی بڑی زیادتیاں کیں۔ اب دوسرا بلوہ سورج جوراہ میں ہوا ہے جسمیں یورپین انسپکٹر اور اوسکے ملازم کو سخت مضروب کیا گیا۔ داناپور میں حالت بہت ابتر ہورہی ہے۔ کئی لاشیں دریا میں بہتی ہوئی ملی ہیں۔ سرو ڈبرن لفٹنٹ گورنر زمین سوار خود دیہات کا دورہ کرکے لوگوں کو تسلی دلا رہے ہیں۔ کلکتہ میں مزدوروں کی بہت قلت ہوگئی ہے۔

پنجاب کے تمام قانونی امتحانوں میں اس سال ۲۸۰ امیدوار پاس ہوئے ہیں جنمیں سے ۱۷۱ ایسے ہیں جو کاروبار کرنے کے مجاز ہیں۔

سیستان میں ایک روسی قونصل مقرر ہوگیا ہے۔ غالباً انگریزی قونصل بھی وہاں مقرر کیا جائیگا۔ سیستان بلوچستان کی مغربی سرحد پر واقع اور ایران کے ماتحت ہے۔

امیر صاحب کی ۱۵ ہزار فوج بقول انگلشمین لی مٹ فوز ڈرائفل سے مسلح ہوچکی ہے۔ اور باقیماندہ کو امیر صاحب عنقریب مسلح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ امیر صاحب نے مسٹر مارٹین سے کہا کہ اگر میری سپاہ بحری سفر کی معتاد ہوتی تو میں بخوشی پچاس ہزار فوج ٹرانسوال بھیجدیتا۔ روسی گورنمنٹ نے کوشک ریلوے کی تکمیل پر امیر صاحب کو لکھا کہ وہ سامان وغیرہ اس راستہ سے منگوایا کریں امیر صاحب نے اس خط کا فوٹو گورنمنٹ ہند کو بھیجدیا اور پوچھا کہ کیا جواب دیں۔ گورنمنٹ نے لکھا۔ بالکل خاموش رہیئے۔ مگر امیر صاحب نے یہ سوچکر کہ روسی الخاموشی نیم رضا نہ سمجھ لیں جواب دیا کہ تمنے مجھے بلا مشورہ ریل بنائی ہے۔ اسلیئے مجھے اوس سے کچھ سروکار نہیں۔ افغانوں کو اونٹ اور مویشی نقل سامان کے لیئے بجد گی کام دے رہے ہیں پھر اس جواب کی نقل مع وجہ تحریر جواب گورنمنٹ کو بھیجدی۔ اوسنے بھی اس دوراندیشی پر صاد کیا

ممالک مغربی شمالی کی کونسل نے یہ مسودہ پاس کردیا ہے کہ اودھ میں جو مالک زمین چاہے اپنی جایداد کو جسپر کچھ بار قرضہ نہ ہو ناقابل انتقال قرار دیسکیگا۔

گلگت میں متواتر زلزلہ سے کئی مکان گرگئے ہیں۔ وادی ٹوچی میں وزیری ۳۱ کی رات کو لاکا جھنڈی چوکی پر حملہ کرکے ۱۳ بندوقیں لیگئے۔

گورنمنٹ نے بوقت ضرورت کام دینے کے لیئے پنجابی مسلمانوں اور سکھوں میں سے ۳۵۰۰ خچربان۔ ۳۴۰ زین ساز ۳۰ نجار۔ ۷۵ لوہار ۷۵ ہتوڑا مارنے والے ۷۵ دھونکنی پر کام کرنے والے لڑکے۔ اور ۴۰ نعلبند بطور ریزرو نوکر کہنو فیصلہ کیا ہے۔ ان کو فی کس علے الترتیب قسمواریہ۔ عاء عاء عاء۔ یہ۔ عصہ وعاء ماہوار تنخواہ گہ سٹے کارڈ کریگی اور جب کام پر بلائے جائیں تو پوری تنخواہ مع دیگر مواجب مقررہ۔

گورنمنٹ ہند نے یہ بین مدارس کی نصاب میں حسب تحریک سر میکڈانل صنعتی تعلیم کی مبادیات کی ابزادی کے شرط منظور کی ہے کہ موجودہ درسی نصاب میں کچھ فرق نہ پڑے اور صنعتی تعلیم کو مبادی اصول سے نہ بڑھنے دیا جائے

ضلع جالندھر و ہوشیار پور میں اور کئی نئے دیہات طاعون میں مبتلا ہوئے ہیں۔ کانپور میں بھی چھ کیس ہوچکے ہیں۔ ضلع آگرہ و علیگڈھ کے ایک ایک گاؤں میں بھی ایک ایک کیس ہوا۔

مسٹر ٹرٹن سمتھ انسپکٹر جنرل پولیس تین ماہ کی رخصت پر ولایت جاتے ہیں۔ انکی جگہ مسٹر جیکسن اور انکی جگہ مسٹر ہنڈ کام کرینگے

پنجاب کی ماتحت عدالتوں پر ایک گمنام نامہ نگار نے ہمصرسول میں عام اتہام لگایا ہے کہ اونمیں رشوت کی خوب گرم بازاری ہے۔ حتی کہ چھ چھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ لینے والے کئی حاکم بھی اس لعنت سے نہیں بچے ہوئے

تار کی خبریں

محاربہ ٹرانسوال۔ اس ہفتہ پھر ایک معرکہ کے رن کی خبر موصول ہوئی ہے جو افسوسناک ہونے کے لحاظ سے پچھلی آنے کے لحاظ سے ابتدائی دور کے اکثر معرکوں کے مشابہ نہ تھا۔ بلکہ بہتیار نتیجہ و تاثیر بھی ناظرین کو معلوم ہے کہ قبضہ بلوم فونٹن سے کچھ دن بعد لارڈ رابرٹس نے ایک زبردست پیرہ جنرل فرنچ کے زیر کمان مقام تھابان چوپر متصرف ہونے اور بویر کمانڈر اولیور کا خط مراجعت منقطع کرنے کے لئے جو سٹورم برگ و کرانسبرگ وغیرہ کی بویر فوج لیکر شمال کو ہٹا جا رہا تھا۔ مشرق کیطرف روانہ کیا تھا۔۔۔

دیا گیا کہ خالص انگریزوں کے سوا کسی کو منظور نہیں کیا جا سکتا۔ اس نوآبادی کے ایک بندرگاہ میں کسی بدمعاش جاپانی بوبر آنے باربرداری کے جہاز کے گودام زغال میں آگ لگا دی۔ جسکی بروقت خبر ہو گئی۔ اس جہاز پر کمکی دستہ افریقہ جا رہا تھا۔ (۲۹-مارچ) بمقام وارنٹن بوبروں نے کل سارا دن ہمارے کیمپ پر گولہ باری کی۔ ایک سپاہی زخمی ہوا۔ البتہ گھوڑے اور مویشی بہت ضائع ہوئے۔ فری سٹیٹ میں انگریزی فوجکو زمین میں دفن کردہ توپوں اور سامان جنگ کی کی مقدار کثیر برابر دستیاب ہو رہی ہے۔ کیپ کے وزیر نے گورنمنٹ سے سفارش کی کہ بوبر قیدی سینٹ ہیلینا نہ بھیجے جائیں۔ مگر منظور نہ ہوئی۔ بار بردار جہاز فارموسا ڈیلیگوا سے بندبیرا کو گیا ہے۔ خیال ہے کہ جنرل کیرنگٹن کی فوج بیرا کے راستہ رہوڈیسیا جائیگی۔ (بیرا پرتگالی علاقہ موزمبیق میں ڈیلیگوا اور شہر موزمبیق کے درمیان واقع ہے اور وہاں سے رہوڈیسیا کے شہر سالسبری کو ریل جاتی ہے۔ کیا پرتگالی گورنمنٹ اپنے علاقہ سے (خواہ ریل پر ہی جاتا ہو) انگریزی فوج کے گذرنیکی اجازت دیگی؟ ڈیلیگوا بے میں بوبروں نے سختی کے ساتھ حملہ کیا۔ مگر محصورین کو مغلوب نہ کر سکے۔ بوبر جرنیلان اولیور و گردبلر وہ فوج لیکر جو سٹورم برگ پر قابض تھی نیجریت محفوظ علاقہ میں پہونچکر ہیں۔ جہاں انکو انگریزی تعاقب کا اندیشہ نہیں رہگیا۔ ایک موقعہ پر وہ انگریزی فوج کے کامل احاطہ میں آگئے تھے۔ اور اطاعت کے سوا بظاہر کوئی چارہ انکے لئے نہ رہگیا تھا۔ مگر اسوقت تک جنرل فرنچ کے دستہ کے گھوڑے بالکل شل ہو گئے۔ جو تعاقب کو جاری نہ رکھ سکے اور بوبر نکل بچے۔ بوبر جوہانسبرگ کی معاون طلا کو اڑا دینے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مالکان معادن اپنی اپنی گورنمنٹوں کو مجبور کریں کہ نرم شرائط پر ٹرانسوال کے ساتھ انگلستان کی صلح کرا دیں۔ جنرل جوبرٹ کی وفات پر سٹرکرو گر نے فوجی کمان بھی خود لے لی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ بوبر سب طرفوں سے واپس ہٹکر پریٹوریا میں جمع ہوں۔ مگر اکثر کی رائے اسکے مخالف ہے۔ جنرل ہلر کے اعتراضات کے باوصف بوبر ڈنڈی میں کوئلہ کی کانوں کو منہدم کر رہے ہیں۔ فری سٹیٹوں اور ٹرانسوال میں سخت ناجاتی پڑ گئی ہے۔ خیال ہے کہ تمام فوج عنقریب منتشر ہو جائیگی۔ بعض کا خیال ہے کہ لارڈ رابرٹس بوبروں کے لئے ایک واجبہا کارروائی سوچ رہے ہیں۔ وہ یہ ہوگی کہ بوبر تو میفکنگ سے شمال و جنوب میں حمایت کرنے کی فکر میں ہونگے اور ایک بڑی فوج بڑا چکر کاٹ کر مائی برگ کے راستہ جہاں بوبروں کے دافر گودام موجود ہیں میفکنگ کے سامنے نمودار ہو جائیگی۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ محکمہ لڑائی لارڈ رابرٹس نے آج تار دیا ہے کہ کیمپ کے قریب بجانب شمال بوبروں کی مستعدی اور نیز اسوجہ سے کہ وہ مطیع شدہ باشندوں کو ستاتے ہیں انکو مقام کاری کی پہاڑیوں سے جو برانڈفورٹ سے تین میل بجانب جنوب ہے ہٹانا ضروری ہو گیا۔ جنرل ٹکر کا ڈویژن اور دو کیولری برگیڈ جنرل فرنچ کے زیر کمان اس کام کے لئے بھیجے گئے۔ جنہوں نے دشمن کو برانڈفورٹ کیطرف ہٹا کر پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ ہمارے ۷۲ قتل و زخمی ہوئے۔ پھر محقق ہو گیا ہے کہ بوبر کمانڈر ریولیور کئی ہزار فوج تھی توپوں سمیت محفوظ علاقہ میں پہونچگیا ہے۔ اور اب کرونسٹاڈ کو جا رہا ہے جنرل فرنچ کے گھوڑوں کے رہ جانے سے اوس پر حملہ نہ کیا جا سکا۔ تھیولی اور نارولز پانٹ کے پل مرمت کر لئے گئے ہیں۔ آٹھواں ڈویژن جہازوں سے کیپ ٹون اتریگا۔ اور فوراً میدان جنگ کو روانہ ہو جائیگا۔ جو پوریلیڈی برانڈ کو ہٹی تھے۔ وہ پہاڑی نالوں میں بالاستحکام مقیم ہو کر قرب و جوار کے انگریز کاشتکاروں پر تاخت و تاراج کر رہے ہیں۔ ضلع بارکلی ویسٹ میں سی انگریزی فوج سواران کا زبردست بیڑہ گذر لیہو کدہر کو جاتا ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ لارڈ رابرٹس کے حکم سے لارڈ میتھوان میفکنگ کی طرف مزید کمک بھیجدی ملتوی کر کے کمبرلی کو واپس ہو گیا ہے۔ آنگریزی سفیر متعینہ فرانس نے ایک تقریر میں کہا کہ فرانس و انگلستان کے دوستانہ تعلقات عرصہ دراز تک قایم رہینگے (یکم اپریل)۔ ہنگری اور دیگر ممالک سے خرید کردہ ہزارہا گھوڑے ضایع شدہ جانوروں کی جگہ جہازوں پر لارڈ رابرٹس کو بھیجے گئے ہیں۔ جو پریلڈی برگ کے قریب مقیم اردگرد کے علاقہ کو تاخت و تاراج کر رہے ہیں۔ لارڈ رابرٹس جنرل جوبرٹ کی وفات پر کروگر کو تعزیتی تار بھیجکر متوفی کی شجاعت و شرافت کی تعریف کی ہے۔ ملکہ معظمہ کیطرف سے جوبرٹ کی بیوی کو تعزیت کا پیغام بھیجا گیا ہے۔ جنرل جوبرٹ کی جگہ جنرل بوتھا (جو میفکنگ کے محاصرہ پر مامور تھے) سپہ سالار بنایا گیا ہے۔ توقف کی وجہ یہ ہے کہ ٹرانسوال میں جانا ثبت پڑتا ہے۔ اوس سپاہ کو محفوظ رکھنے کے لیے انتظام کیا جا رہا ہے نیز نئے گھوڑوں کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جنرل جوبرٹ کے جنازہ کے ساتھ دول اجنبیہ کے تمام قونصل واٹاشی گئے۔ مقید انگریز افسروں نے پیولوں کی ٹوکریاں بھیجیں۔ مصنوعی قبروں اور چاہات وغیرہ سے بوبروں کے دفن کردہ اسلحہ توپیں اور کارتوس برآمد ہو رہی ہیں۔ لارڈ کچنر مع ۳ ہزار سپاہ ۲۹ مارچ کو نارولز پانٹ کے پل سے گذرے۔ خبر ہے کہ بوبر برانڈفورٹ چھوڑ کر شمال کو ہٹ رہے ہیں۔ سینٹ ہیلینا میں بوبر قیدیوں کی حفاظت کے لیے چار سو گورہ سپاہی کیپ ٹون سے بھیجے گئے ہیں۔ بوبر حکومت نے ظاہر کیا ہے کہ وہ معادن طلا کو منہدم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ فری سٹیٹ کا پارلیمنٹ ۲ اپریل کو کرونسٹاد میں منعقد ہوگا۔ آریش ممبر پارلیمنٹ ڈیوٹ کرونسٹاد پہونچگیا ہے۔

لندن ۲ اپریل۔ بوبروں کی کامیاب چالبازی۔ کرنل براڈوڈ اور کرنل پلچر کے زیر کمان تہتیاں چوبیں دو اسپی باتریاں اور چند رسالے جملہ ۱۴ سو آدمی تھے۔ بوبروں کو پڑتہا دیکھکر وہ ۳۰ کی شام کو بلوم فونٹین کیطرف وارنرز کیمپ ہٹ گئی۔ جہاں دشمن نے عقب سے اوپر غلے الصباح گولہ باری کی۔ اسپر کرنل براڈوڈ نے باتریوں اور سلانی جھکڑوں کو آگے بھیجدیا۔ لیکن بوبر راستہ میں نالوں میں چھپے تھے انہوں نے آتشباری کر کے سات توپیں اور چھکڑے قابو کر لیے۔ بلوم فونٹین سے صبح کے وقت سلم ڈویژن کمک کے لیے بھیجا گیا۔ جو دوپہر کو واٹر ورکس پہونچا۔ اور دشمن دوسرے دن لیڈی برانڈ کی طرف ہٹا دیا گیا۔ ایک باتری کے آدمیوں سے دو افسروں کی سوار کوئی نہ بچا۔ دوسری کو بھی بہت نقصان پہونچا۔ ایک رسالہ کے ۱۴۰ سواروں میں سے صرف دس جانبر ہوئے۔ باقی سوار فوج کا چنداں نقصان نہ ہوا۔ کل ۴۷ مقتول و مجروح و مفقود ہوئے اور ۷ توپوں کے علاوہ کل سامان دشمن کے قبضہ میں چلا گیا۔ سالم ڈویژن کی کمک کے بعد لارڈ رابرٹس نے دو کیولری برگیڈ جنرل فرنچ کے زیر کمان بھیجے۔ جو دوپہر کے دو بجے موقعہ پر پہونچا۔ بوبروں نے کرنیل براڈوڈ پر تین طرفوں سے حملہ کیا تھا۔ دشمن کی جمعیت ۸۰۰ ۱ ہزار تھی۔ اور کئی توپیں بھی اوسکے ساتھ تھیں۔ بوبروں کا بیان ہے کہ انکے صرف ۵ قتل اور ۹ زخمی ہوئے۔ خبر ہے کہ دشمن نے نل چکے ذریعہ ذخیرہ سی بلوم فونٹین سے پانی جاتا ہے توڑ دیئے ہیں۔

نیوزیلنڈ سے نو سو آدمی اور ایکہنر آگھوڑی ۳۱ مارچ کو جہازوں پر جنوبی افریقہ کو روانہ ہوئی۔ پری ٹوریا سے جو دو انگریز افسر بوبر قید سے بھاگے تھے وہ اور نز دمار کو پہونچگئے ہیں۔ انگریز بڑی دقتوں اور سخت خطرات کے بعد (۳۱ اپریل) بوبروں نے مقام پارڈی برگ پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ لارڈ متھوان کو اسی لیے کمبرلی واپس بلا لیا گیا ہے۔ پریسیڈنٹ لوبے نے فرانس نے ایک تقریر میں کہا کہ انگلستان و فرانس میں جنگ ہونا ناممکن ہے۔

۳ اپریل۔ بوبر ابھی تک واٹر ورکس پر قابض ہیں۔ بچکہ بوبر جنوب رویہ بڑھ رہے ہیں۔ یکم سے بعد کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ مگر دونوں فریق ایکدوسرے کے متصل موجود ہیں۔ کیپ ٹون سے چار جہاز فوج گھوڑے۔ سامان جنگ و رسد لیکر بندبیرا کو گیا ہے کہ وہاں سے بولوایو اور رہوڈیسیا کو ریل پر بھیجا جائے۔ بوبر قیدیوں میں بیماری خوفناک حد تک پھیلگئی ہے۔ لیڈی رابرٹس کیپ ٹون پہونچگئی ہیں۔ بوبروں نے واٹر ورکس کو توڑ دیا ہے۔ لیکن اس سے بلوم فونٹین کو چنداں تکلیف نہیں ہوگی۔ اوسکے متصل کئی چشمے اور ایک اور ذخیرہ آب موجود ہے۔ ولایت کے اخبارات نے ۳۱ مارچ کے معرکہ پر افسوس ظاہر کر کے لکھا ہے کہ ماتحت افسروں سے بلانگرانی ہونیکی صورت میں عموماً خطا و غلط چالیں سرزد ہوتی ہیں۔ بوبروں نے ایک سو چھکڑے چھینے۔ بوبر کہتے ہیں دو سو چھینے۔ سامان کی محافظ فوج ڈیوک آف ٹیک کی کمان میں تھی۔ اس فوج کو سخت نقصان پہونچا مگر ڈیوک کو کوئی آسیب نہیں پہونچا

امریکہ کے نایب وزیر داخلیہ مسٹر ڈیوس نے اسلیے استعفا دیدیا ہے کہ ملک میں دورہ کر کے امریکن لوگوں کو بوبروں کی مدد پر اُبھاریں۔ وہ پچھلے دنوں پری ٹوریا گیا تھا (۴ اپریل) واٹر ورکس کے انہدام سے بلوم فونٹین میں کسقدر بے آرامی ہوئی طبعی امر تھا۔ مگر تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔ شہر میں وافر پانی موجود ہے۔ جنرل کالول کا ڈویژن اور جنرل فرنچ کی کیولری بلوم فونٹین واپس آگئی ہے۔ سپرنگ فونٹن اور بلوم فونٹن کے درمیان ہی کچھ بوبر موجود ہیں۔ جنسے خط موصلت کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے۔ کروگر مع چند حصہ دیگر قیدیوں کے سینٹ ہیلینا بھیجدیا گیا ہے۔ ٹرانسوالی گورنمنٹ نے تمام انگریزوں کو جو سرکاری ملازم نہیں ٹرانسوال سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ جنوبی افریقہ کے انگریز باشندے جلے کر کے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں کہ دونو ریاستیں ملحق کیجائیں۔ آسوقت تک انگریزی فوج سے کل ۳۰۳۰ افسر میدان جنگ میں ہلاک ۴۴ بیماری سے فوت ۶۵۵ زخمی ۱۵۰ مفقود ہوئے (میزان ۱۰۵۱)۔ اور سپاہی ۱۹۵۴ قتل ۳۹۰ ۹۳۲۴ زخمی اور ۳۳۶۵ مفقود ہوئے میزان ۱۶۰۳۲۔ میزانکل ۱۷۰۸۳۔ خبر ہے کہ ٹرانسوالی بوبر بالکل جنگ سے ہار گئے ہیں اور میدان مصاف میں آنے سے انکاری ہیں۔ مسٹر کروگر نے سٹیٹن کو آمادہ کیا ہے کہ اطاعت سے پہلے ایکدفعہ دل کھولکر مقابلہ کر لیا جائے۔ (۵ اپریل) میفکنگ سے ۲۳ مارچ کو خبر بھیجی گئی کہ بوبر کئی دن گولہ باری کے جواب پر خاموش رہے۔ بوبروں کی کچھ فوج بلوم فونٹین سے ۱۲ میل مشرق میں موجود ہے۔ ہماری سوار بھی اوسکے قریب مقیم ہیں۔

لندن ۳۰ مارچ۔ روس کوریا سے جزیرہ مسان خو کے متعلق اپنے مطالبہ کو بشدت منوانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سفیر دول نے دربار چین کو لکھا ہے کہ صوبجات پچلی و شانگ کی بغاوت کا انتظام کرے۔ چینی دربار نے گورنر کو واپس بلا لیا ہے۔ وہ انگریزی

(روز بازار پریس امرتسر منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا)

بفضل الٰہی یہ کارخانہ ۱۸۷۷ء سے جاری ہے

جواہر مہرہ

کوئی مصفی خون دافع تعفن ۷۸۶

قیمت شیشی خورد ۱۲ عدد (عم)

یہ مرکب امراض ذیل کیواسطے نہایت ہی مفید ہے آشنک (خواہ کیسا ہی سخت ہو) خنازیر۔ درد گنٹھیہ۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ سوراخ حلق ضعف معدہ درد اعضاء (جو کشتہ پارہ وغیرہ کے استعمال سے عارض ہو)۔ فساد خون۔ داد۔ بدھ۔ خارش۔ چہرہ یا بدن کا سیاہ ہو جانا وغیرہ۔ اس میں ایسے اجزاء شامل ہیں جو صفراوی اور سوداوی طبیعت والوں کے لئے یکساں مفید پڑتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ خوش ذائقہ ہے۔ ولائت کے تیار شدہ عرق غشبہ کی نسبت جو عام سوداگروں کی دوکانوں پر فروخت ہوتا ہے قیمت میں ارزاں اور فائدہ میں زیادہ۔ اگر اس کے استعمال سے قبض کی شکائت ہو تو حب قبض کشا (جو فیکس ۱۲ ر ہے) کا استعمال اسکے دفعیہ کے لئے ضروری ہے ✤ قیمت غشبہ شیشی خورد ۔ (عم ۱۴ ر) کلاں ۔ ۔ ۔ (عم ۱۴ ر)

عرق بادیان

اجزائے ضال سے تیار کیا ہوا عرق بادیان ہاضم اور مقوی معدہ ہے۔ اس کے استعمال سے قے اور دست بند ہو جاتے ہیں۔ اور ہضم درست ہو جاتا ہے۔ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

عرق نعناع

اجزائے ضال سے تیار کیا ہوا عرق نعناع ہاضم اور مقوی معدہ ہے۔ اس کے استعمال سے قے اور دست بند ہو جاتے ہیں۔ اور ہضم درست ہو جاتا ہے۔ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

عرق بادیان ثانی

یہ عرق اس عرق بادیان سے جو ہمارے کارخانہ میں تیار ہوتا ہے نظر اجزا کے بہت ہی فائق ہے جس قدر قے اور دست ہوں بند ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

عرق نعناع ثانی

یہ عرق اس عرق نعناع سے جو ہمارے کارخانہ میں تیار ہوتا ہے نظر اجزا کے بہت ہی فائق ہے جس قدر قے اور دست ہوں بند ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

قبض کشا

تمام عالم میں قبض کے مفید ہونے کی وجہ سے اس کا نام قبض کشا رکھا گیا ہے۔ تمام امراض قبض کے لئے جو اس سے پہلے ایجاد ہوئے ہیں یہ ان سب سے بہتر ہے۔ اور امراض ذیل میں تو اس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ (۱) دردسر جو قبض سے پیدا ہوتا ہے (۲) دردسر صفراوی (۳) دردسر خرابی معدہ (۴) دردسر مختلفہ (۵) امراض جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

مسہل اطفال

امراض اطفال کے لئے یہ گولی نہایت مفید ہے۔ اور دودھ پیتے بچوں کو بھی بلا تکلیف دی جا سکتی ہے۔ اگر تازہ دست ہوں تو ایک گولی کافی ہے۔ پرانی مرض کی حالت میں دو گولی کا استعمال ہونا چاہئے۔ قیمت ایک بوتل (۱۲ ر)

حب مقوی

یہ حب ضعف دماغ اور ضعف اعضاء رئیسہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور امراض ذیل میں بھی مفید ہے۔ (۱) دردسر ضعفی (۲) دردسر خرابی معدہ (۳) دردسر مختلفہ (۴) امراض جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

حب مسہل

یہ حب امراض ذیل میں مفید ہے۔ (۱) دردسر صفراوی (۲) دردسر خرابی معدہ (۳) دردسر مختلفہ (۴) امراض جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

حب قبض کشا

یہ حب قبض کے لئے بہت مفید ہے۔ اور امراض ذیل میں بھی مفید ہے۔ (۱) دردسر صفراوی (۲) دردسر خرابی معدہ (۳) دردسر مختلفہ (۴) امراض جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

مسہل اطفال

امراض اطفال کے لئے یہ گولی نہایت مفید ہے۔ اور دودھ پیتے بچوں کو بھی بلا تکلیف دی جا سکتی ہے۔ اگر تازہ دست ہوں تو ایک گولی کافی ہے۔ پرانی مرض کی حالت میں دو گولی کا استعمال ہونا چاہئے۔ قیمت ایک بوتل (۱۲ ر)

ادویہ شرطیہ تا حصول صحت دی جاتی ہیں

جوشاندہ اطفال

جملہ امراض اطفال کے لئے یہ گولی نہایت مفید ہے۔ اور دودھ پیتے بچوں کو بھی بلا تکلیف دی جا سکتی ہے۔ اگر تازہ دست ہوں تو ایک گولی کافی ہے۔ پرانی مرض کی حالت میں دو گولی کا استعمال ہونا چاہئے۔ قیمت ایک بوتل (۱۲ ر)

مسہل اطفال

امراض اطفال کے لئے یہ گولی نہایت مفید ہے۔ اور دودھ پیتے بچوں کو بھی بلا تکلیف دی جا سکتی ہے۔ اگر تازہ دست ہوں تو ایک گولی کافی ہے۔ پرانی مرض کی حالت میں دو گولی کا استعمال ہونا چاہئے۔ قیمت ایک بوتل (۱۲ ر)

روغن کافور

یہ روغن کافور سے تیار کیا ہوا روغن ہے۔ اور امراض ذیل میں بہت مفید ہے۔ (۱) درد گنٹھیہ (۲) درد عضلات (۳) درد مفاصل (۴) درد اعصاب (۵) درد جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

روغن بادام

یہ روغن بادام سے تیار کیا ہوا روغن ہے۔ اور امراض ذیل میں بہت مفید ہے۔ (۱) درد گنٹھیہ (۲) درد عضلات (۳) درد مفاصل (۴) درد اعصاب (۵) درد جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

روغن زرد

یہ روغن زرد سے تیار کیا ہوا روغن ہے۔ اور امراض ذیل میں بہت مفید ہے۔ (۱) درد گنٹھیہ (۲) درد عضلات (۳) درد مفاصل (۴) درد اعصاب (۵) درد جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

روغن کافور

یہ روغن کافور سے تیار کیا ہوا روغن ہے۔ اور امراض ذیل میں بہت مفید ہے۔ (۱) درد گنٹھیہ (۲) درد عضلات (۳) درد مفاصل (۴) درد اعصاب (۵) درد جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

روغن بادام

یہ روغن بادام سے تیار کیا ہوا روغن ہے۔ اور امراض ذیل میں بہت مفید ہے۔ (۱) درد گنٹھیہ (۲) درد عضلات (۳) درد مفاصل (۴) درد اعصاب (۵) درد جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

روغن زرد

یہ روغن زرد سے تیار کیا ہوا روغن ہے۔ اور امراض ذیل میں بہت مفید ہے۔ (۱) درد گنٹھیہ (۲) درد عضلات (۳) درد مفاصل (۴) درد اعصاب (۵) درد جگر وغیرہ قیمت فی بکس (۱۲ ر)

عرق کافور نشیشی (۴ ر)

روغن بادیاں ½ اونس (۵ ر)

کونین مع جز اول نشیشی (عم ۴ ر)

روغن الائچی ½ اونس (۴ ر)

روغن دارچینی ½ اونس (۵ ر)

روغن زیتون چھٹانک (۵ ر)

کشتہ فولاد درجہ اول تولہ (۸ ر)

پیپر منٹ آئیل ½ اونس (۵ ر)

روغن لونگ ½ اونس ( )

ست لیموں تولہ (۸ ر)

ست اجوائن تولہ (۸ ر)

خضاب

خضاب کرنے والوں کو معلوم ہے کہ خضاب کرنے سے پیشتر سر کو صاف کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے ہمارا صابن بہت مفید ہے۔ قیمت فی بکس (۱۲

ٹرکی اور خلافت عظمیٰ عثمانیہ کے متعلق چند مفید اور دلچسپ کتابیں

بسرگذشت عہد حکومت خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی خلد اللہ ملکہ سلطان روم انگلستان کی ایک شہزادی کی زندگی تک قسطنطنیہ میں رہ کر اپنے ذاتی تجربہ اور چشمدید واقعات کی بنا پر حضرت سلطان المعظم کی حکومت کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جسکا اردو ترجمہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے پہلی دفعہ مطبع دلگداز لاہور میں چھپوایا تھا جو عام پسند ہوئی کیونکہ بہت سے ایک ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا اور ملک کے مشہور اور قابل آدمیوں نے اپنی قیمتی رائیں لکھکر نہایت تعریف کی پہلی ڈیشن میں صرف ۱۳۰۰ سال کے واقعات تھے لیکن اس دوسری اڈیشن میں اس سے بعد کے سات سال کے یعنے آجتک کے تقریباً ۱۳۰۰ اور ۱۳۰۰ سال کے حالات درج کر دیگئے ہیں اور جس موقع نہایت خوبصورت اور صاف تصویریں اضافہ کیگئی ہیں۔ اور دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ اس ترتیب میں ۵۰۰ صفحے زیادہ ہو گئے ہیں چھپائی نہایت عمدہ اور کاغذ نفیس ڈبی باینہمہ قیمت وہی جو پہلے تھی یعنے صرف عہ دفتر پیسہ اخبار لاہور سے جس کتاب کا اشتہار دیا جارہا ہے۔ وہ اس پہلے کی نقل ہے اور اسمیں صرف تیرہ سال کے حالات درج ہیں اور کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اور اسمیں بیس سال کے حالات ہیں قیمت طبع چہارم

مفروضہ مظالم آرمینیا یہ کتاب بھی مولوی انشاء اللہ صاحب کی تالیف ہے۔ اسمیں عالیدماغ اور فاضل مولف نے معاملات ٹرکی اور مسئلہ آرمینیا کے مختلف پہلوؤں پر بدلائل شایستہ و براہین بایستہ بحث کی ہے۔ تمام اصحاب جنہوں نے اس کتاب کے مضامین کو پڑھا ہے نہایت زور سے اونکی جامع اور بسیط ہونیکی تعریف کی ہے۔ دو زبان میں ایسی جامع کتاب جو روم کے متعلق حالات سو کال آگاہی دیگی ابتک کہیں تالیف نہیں ہوئی۔ عہدہ سیسل ڈی فانو خطوط نپولین بوناپارٹ۔ تقریر گلیڈسٹون وغیرہ کے علاوہ آرمینیا کا نقشہ بھی شامل کر دیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ہر انصاف پسند کو علی العموم اور مسلمانوں کو علی الخصوص یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیے۔ **ایضاً انگریزی میں ۶ر**

واقعات روم یہ کتاب ایک ایماندار امریکن انگریز کی تصنیف ہے جسکو مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مجملاً و تمام ترقیاں درج ہیں جو موجودہ سلطان کے عہد میں ہوئی ہیں۔ اسمیں لائق مصنف نے کوئی صیغہ بغیر ذکر کے نہیں چھوڑا۔ ریلوے کے حال سے شروع کیا ہے۔ اور تمام ضروری محکموں کی کیفیت نہایت وضاحت سے سمجھائی ہے اسمیں فاضل مترجم کی نوٹ اصل کتاب کے لطف کو دوبالا کیے دیتے ہیں اس کتاب کو دیکھنے کے وقت غور سے پڑھنے والا ایسا محو ہو جاتا ہے کہ گویا وہ خود ٹرکی میں بیٹھا ہوا ہر صیغہ اور محکمہ کی تپڑتال کر رہا ہے۔ اس کتاب اور مفروضہ مظالم آرمینیا کے دیکھنے کے بعد روم کے متعلق حالات بہت ہی کم معلوم کرنا باقی رہجاتا ہے جو وہاں خود جاکر دیکھنے سے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ٹرکی کی موجودہ حالت اور اوسکی باجگذار ریاستیں مرتبہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد۔ اس رسالہ میں ٹرکی مصر مونہر سویز۔ ٹیونس۔ بلغاریا۔ بوسینیا۔ ہرزی گوینا۔ ساموس اور قبرس کے تمدن۔ تجارت۔ بری و بحری طاقت۔ تعلیم۔ ریلوے۔ قرضجات۔ قومی صنعت و حرفت۔ زراعت مردم شماری۔ رقبہ طرز آئین حکومت اور موجودہ پولیٹکل حالت پر بحث کیگئی ہے نہایت جامع کتاب ہے۔ ڈبی کاغذ پر بہت خوشخط چھاپی گئی ہے قیمت عہ

تاریخ خاندان عثمانیہ کی اسکی جلد دوم بھی جسمیں سلطان سلیمان ثانی یعنے سنہ ۱۶۶۷ء سے لیکر جلالتمآب سلطان عبدالحمید خان ثانی کی تخت نشینی تک کے مفصل حالات قلمبند کیگئے ہیں شایع ہو گئی ہے تعداد صفحات پانسو کے قریب قریب اور قیمت عہ ۴ر جلد اول میں ابتدائے خاندان سے سلطان محمد چہارم تک کے حالات ہیں اور اسکی قیمت عہ ہے۔ اس کتاب میں صرف خاندان عثمانیہ کے حالات پر ہی اکتفا نہیں کیگئی بلکہ ضمناً کئی دیگر اسلامی سلطنتوں کے تنزل و بربادی کے واقعات اور اسباب اور یورپین پالیسی اور مشرقی مسئلہ پر بھی مفصل بحث کرنے کے ساتھ ہی اون ضروری اور صاف خوبیوں کی توضیح کیگئی ہے جنکی بغیر کوئی قوم مقتدر اور زندہ قوم نہیں رہ سکتی۔ یقین ہے کہ تاریخ بالخصوص اسلامی تاریخ سے واقفیت پیدا کرنے اور دول یورپ اور اسلامی طاقتوں کی موجودہ و سابقہ تعلقات کے اسرار کو معلوم کرنیکی شایقین اس بسیط کتاب کا مطالعہ فایدہ سے خالی نہیں پائینگے آجتک اردو میں کوئی ایسی کتاب شایع نہیں ہوئی تھی جسمیں مسلمانوں کی اس واحد مقتدر سلطنت کے حالات جو کہ کئی صدیوں سے اسلام کی پولیٹکل طاقت کو قایم رکھنے کا کام دے رہی ہے ایسی شرح و بسط سے جدید تاریخی اصول پر لکھی گئی ہو۔ ان قابل افسوس کمی کو کتابدہ کو نے بالکل نہ سہی بہت کچھ ضرور پورا کر دیا ہے۔ دو جلدوں کا حجم ایکہزار صفحے کے قریب ہے چھپائی اور کاغذ کی عمدگی کا بھی خیال کیا گیا ہے۔

محاربات پلیونا یہ کتاب ایک انگریز نوجوان نے جو ۱۸۷۷ء میں سترہ برس کی عمر میں بطور والنٹیر عساکر عثمانیہ میں داخل ہو کر غازی عثمان پاشا سپہ سالار پلیونا کی تحت پلیونا کے قیامت تک یاد رہنے والے قیامت خیز معرکوں میں شریک رہا تھا۔ سنہ ۱۸۷۸ء میں بزبان انگریزی تحریر کی تھی۔ اس کتاب کا ترجمہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آبادی نے اہالیان ملک کو اون معرکوں کی مفصل حالات سے آگاہ کرنیکے لیے اردو زبان میں کیا ہے اور حسب ضرورت جا بجا مفید حواشی بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں پلیونا کی چاروں محاربوں کے رنگین نقشے بھی درج ہیں کتاب کے تین حصے ہیں۔ قیمت فی حصہ عہ ہے۔

محاربات تھیسلی کمال تاریخ جنگ روم و یونان میں ایک جرمن مشاق افسر کی تاریخ کا ردم دیونان اور ترکوں کی مشہور خیر خواہ اور صادق دوست سر ایڈمنڈ بارنٹ صاحب ممبر پارلیمنٹ انگلستان کی کتاب معرکہائے تھیسلی کا پورا ترجمہ دینے کے علاوہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آبادی نے جا بجا اپنی واقفیت سے حواشی اور ضمیمے ایجاد کر دیئے ہیں اور کئی اور مضمون بھی جو محاربات سے متعلق تھے شرح و بسط کے ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں۔ مضمون ایسا مسلسل اور سلیس ہے کہ پڑھنے والا میدان جنگ کا سماں دیکھ رہا ہے۔ ترکی پاشاؤں اور جلیل القدر افسروں کی تصویریں اور متعدد نقشے بھی کتاب میں درج کر دیگئے ہیں حجم ۴۰۰ صفحے کے قریب ہے محاربہ سوڈان و سرحدی محاربات کا بھی حال ضمناً لکھا گیا ہے۔ کتاب کے تین حصے ہیں قیمت فی حصہ عہ ہے کتاب نہایت عمدہ قابل دید ہے۔ شایقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں۔

قسطنطنیہ کے اس کتاب میں اسلامی دارالخلافہ کی گذشتہ تاریخ دینے کے بعد شہر کی موجودہ کیفیت۔ وہاں کی پبلک عمارات اور شاہی عمارات اور شاہی عمارات اور دلفریب منظر اور ترکوں کی موجودہ طرز معاشرت اور خلقی اوصاف کا تفصیل ذکر کیا گیا ہے اور ضمناً آرمینیوں کی طبعی خباثت بھی واضح کر دیگئی ہے۔ اس کتاب میں انگلستان کے مشہور سیاح اور مورخ مسٹر موریں کراوفورڈ اور لیڈی میکنسی صاحبہ کی کتابوں کا مرتبہ دینے کے علاوہ گبن اوڈنڈا اور سر ایڈورڈ کریسی اور دیگر مستند یورپین مورخین کی کتابوں سے مدد دیگئی ہے۔ قیمت عہ

ترکی زبان سیکھنے کی کتابیں شایقین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمنے اس قسم کی کتابیں منگوائی ہیں کہ جو اشخاص عربی سے ہوتو ملی سی بھی واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ نہایت آسانی سے دو چار مہینے ہی میں ترکی زبان میں نوشت خواند کے بخوبی قابل ہو سکتے ہیں۔ کتاب ۲۰۰ صفحے کی بڑی ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط استنبول کے ٹائپ میں چھپی ہوئی چند نسخے منگوائے گئے ہیں۔ (ے)

رسم سلام ملک اعلیحضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین۔ خادم حرمین الشریفین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی ایدہ اللہ بالدین کی ہر جمعہ کو نماز دوگانہ ادا فرمانے کے لیے بجلوس شاہانہ محل ہمایوں سے جامع حمیدیہ کو تشریف لیجانیکی تصویر موٹے ڈمی کاغذ پر ۲۰ انچ لمبی ۱۸ انچ چوڑی قیمت عہ

اوصاف مغرب جس میں الجزائر کے آخری تین سو برس کے تاریخانہ واقعات بربری غارتگروں کی اصلیت خاندان بار بروسہ اکپتان خیر الدین و عروج کی تفصیلی کارنامے۔ ترکوں کا بحری اقتدار اور بحر روم کی سہ صد سالہ حکومت عربی۔ ترکی۔ انگریزی تاریخوں کا لب لباب اور اسپین کے جلاوطن مسلمانوں کا جوش انتقام۔ اور ساحل اسپین پر ترکتازیاں الجزائر اور ٹیونس کا آل عثمان کے ظل حمایت میں آنا۔ دول یورپ کا حدود بربر پر حاسدانہ جہاد کر کے منہزم ہونا۔ الجزائر پر اسپین کا جہاد۔ پریویسا اور لپنٹو کے مشہور معرکے۔ حجم قریباً ۳۰۰ صفحے۔ نہایت خوشخط جسمیں بہت سے عمدہ نقشجات بھی شامل ہیں قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

محاربات مصر و سوڈان مصر اور سوڈان کے واقعات کے متعلق یہ سب سے پہلی کتاب ہے جسمیں سلطنت عثمانی اور مصر کے باہمی تعلقات مصر میں انگریزی مداخلت کے اسباب۔ عربی پاشا کی بغاوت۔ مہدی کی پیدایش اور ترقی۔ مہدی کے مقابلہ میں انگریزی اور مصری فوج کی متواتر ناکامیابی۔ مہدی کا خرطوم کو فتح کرنا قتل جنرل گارڈن۔ اخلا سوڈان انگریزی افسروں اور درویشوں کی دلچسپ خط و کتابت سرکاری تحریرات کا خلاصہ مصری فوج کی از سر نو تیاری کامیابی جنگ امدرمان و فتح سوڈان معاملات فشودا و گارڈن فاتح خرطوم عہدہ مدہ مصر اور انگلستان بابت موجودہ حکومت سوڈان وغیرہ ضروری حالات درج ہیں اور مشاہیر مصر اور سوڈان اور تمام لڑائیوں اور مختلف دلچسپ مقاموں کی ۴۴ صحیح تصاویر اور نقشجات شامل ہیں شمس العلماء خان بہادر منشی ذکاء اللہ صاحب۔ شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب۔ خواجہ الطاف حسین حالی کی رویو جو ساتھ شامل ہیں اسکے عمدگی کا بخوبی اندازہ ہو سکیگا۔ قیمت عہ ۴ر

مطبع روز بازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا

طیار کردہ مولوی فاضل حکیم غلام مصطفےٰ ایم۔او۔ایل بدستگیری ابوالحاذق طبیب حاذق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

مصطفائی شفاخانہ لاہور کی مجرب مشہور عالم ادویات

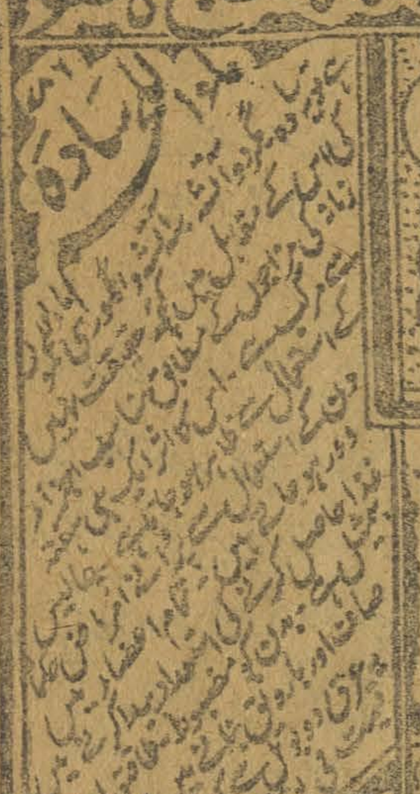
اشتہار

روغن زرد

روغن بنفشہ

روغن بادام

روغن گل

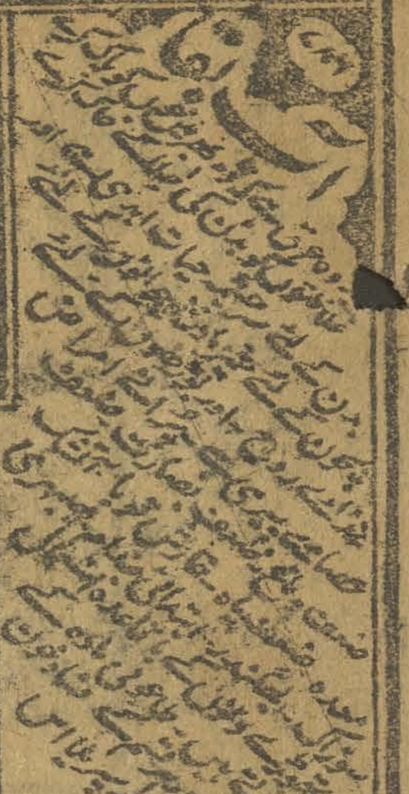
روغن مرجان

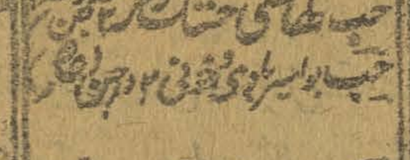
حب کمانسی خشک و تر

حب آتشک بمبت

حب قبض کشا دودھن

معجون مسہل

معجون مقوی

روغن مرجان

حب کمانسی خشک و تر

حب بواسیر بادی خونی

معجون مسہل

معجون مقوی

معجون مسہل

روغن مرجان

حب کمانسی خشک و تر

حب آتشک بمبت

حب قبض کشا دودھن

معجون مسہل

معجون مقوی

روغن مرجان

حب کمانسی خشک و تر

حب آتشک بمبت

حب قبض کشا دودھن

معجون مسہل

معجون مقوی

روغن مرجان

حب کمانسی خشک و تر

حب آتشک بمبت

حب قبض کشا دودھن

معجون مسہل

معجون مقوی

روغن مرجان

حب کمانسی خشک و تر

حب آتشک بمبت

حب قبض کشا دودھن

معجون مسہل

معجون مقوی

روغن مرجان

حکیم فیروز الدین پیر و پرائیٹر شفاخانہ مصطفائی اکبری دروازہ لاہور

تمام خط و کتابت اور ترسیل زر

منجھو ڈاک خرچ علیحدہ ارسال ہوگا

قانونی کتابیں اردو کا مکمل مجموعہ شرح محمدی۔ عرصہ سے اصحاب قانون پیشہ و حکام مکمل شرح محمدی کی ضرورت محسوس فرما رہے تھے انگریزی دان اصحاب کی ضرورت بیلی ٹائیجسٹ۔ سید امیر علی صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ کی ہر دو جلد۔ و ٹاگور لا لکچرس۔ دوسرے ترجموں سے مل ملا کر رفع ہو جاتی تھی۔ مگر اردو دان اصحاب کے لیے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کوئی ذریعہ پوری واقفیت یا کم سے کم اپنی ہم پیشہ انگریزی دان اصحاب کی برابری کا بھی نہ تھا۔ اس تالیف حال نے نہ صرف اسی کمی کو پوری کیا ہے بلکہ دکھلا دیا ہے کہ انگریزی میں بھی کوئی تنہا کتاب ایسی نہیں ہے جو اسکا مقابلہ کر سکے۔ اس تالیف میں اصل کتاب ہدایہ۔ شمل عین الہدایہ۔ درالمختار۔ فتاوی عالمگیری کے علاوہ تمام دیگر مستند کتب انگریزی کا اقتباس کیا گیا ہے ۱۸۹۹ء تک کے تمام نظائر ہر ہر چہار ہائی کورٹ و پریوی کونسل مندرجہ بالا رپورٹ و بیکلی رپورٹر و انڈین لا رپورٹ و بیکلی نوٹس وغیرہ موقع مناسب پر درج ہوئے ہیں مذہب شیعہ و سنی کے مسائل شرعی بہت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ ایک مختصر مگر دلچسپ دیباچہ انڈکس بھی شامل کتاب ہے۔ حجم کتاب چھ سو صفحے سے زاید عمدہ ولایتی کاغذ تقطع ۲۰+۲۰ پر خوشخط طبع ہوکر تیار ہو چکی ہے۔ انگریزی دان اصحاب نے بھی بہت زیادہ پسند فرما کر خریداری کی ہے قیمت صرف ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک ہے بہت کم جلدیں باقی ہیں۔

شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء جس عمدہ طرز پر اسکو ترتیب دیا گیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک صورت میں انگریزی شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی مؤلفہ اوکینلی صاحب بہادر جج ہائیکورٹ کلکتہ کا پورا ترجمہ اور دوسری صورت میں تمام دیگر شروح انگریزی کا ایک مکمل مجموعہ ہے سرکلرات و نظائر کا جابجا حوالہ دینے سے اسکو ایسا جامع بنا دیا گیا ہے کہ جن جن اصحاب نے ملاحظہ فرمایا ہے انہوں نے بہت زور سے اسکی تعریف کی ہے۔ اب تازہ اڈیشن بااضافہ حال تک کے فیصلجات و سرکلرات و ترمیمات وغیرہ کے چھاپی گئی ہے۔۔۔ قیمت (رسے)

شرح قانون انتقال جائداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء اس سے پہلے کوئی ایسا قانون نہ تھا۔ جو جملہ احکام انتقالات کا جامع ہو و جملہ قانون و جسوجہ اس ایکٹ کو ایک جامع قانون متعلق انتقالات جائداد (تبراضی طرفین) بنا دیا ہے والا ہی لایق مصنف و بہت بڑی مستند انگریزی شرح مؤلفہ شیفرڈ صاحب جج ہائیکورٹ مدراس و بدون صاحب بیرسٹرلا اور دیگر بہت سی کتابوں سے اسکی اردو میں ایک جامع اور مکمل شرح تیار کر کے اسوارد و خوان مجلول اور وکلا کے لیے نہایت مفید اور عام فہم بنا دیا ہے اردو میں اس ایکٹ کی جسقدر شرحیں ہوئی ہیں ان سب سے عمدہ اور عام پسند ہونیں اس شرح کا بلول ۱۰۵

شرح مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء یہ کتاب شرح تعزیرات ہند میں صاحب کلی پورا مجموعہ اور دیگر شروح مؤلفہ نلسن صاحب مورگن صاحب سیکفرسن صاحب اوکینلی صاحب بھوبا الدصاحب فلپ صاحب وغیرہ و جملہ متعلقہ کتب اصحاب کا ایک مکمل مجموعہ ہے پہلی دو اڈیشنیں بوجہ عام پسند ہونیکے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی ہیں اب تیسری اڈیشن بعد اضافہ ترمیمات اور تازہ نظائر اور دیگر بہت سی مفید مراتب کر کے بارہ طبع کیگئی ہے جو ضمانت اور مضامین میں پہلی اڈیشنوں سے چند و چند اور صحت و خوبی میں اُن سے کئی درجہ عمدہ ہے شروع میں ایک نہایت مفید دیباچہ اور کئی ایک فہرستیں ہیں دعوے سے کہا جاتا ہے کہ اسوقت تک جسقدر کتب پینل صاحب کی تعزیرات ہند کے ترجمہ کے نام سے طبع ہوئی ہیں وہ اسکے مقابل میں بالکل ناقص اور نامکمل ہیں کوئی اردو شرح اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی قیمت ۱۰ روپیہ

شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء جس محنت اور جانفشانی سے لایق ممبران انگلیسی نے اس شرح کو تالیف کیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے ہو سکتا۔ تمام مستند شروح انگریزی مثلاً شرح ریپ صاحب و شرح انیسمن صاحب شرح جنتا من سوہنی صاحب وغیرہ کا لب لباب ہے جسقدر سلمان شدہ اصول قانون کو تمام دیگر شروح سے مستثنی کر کے ضروری تھا وہ سب اس قابل قدر اور عام پسند شرح میں جمع کر دیا گیا ہے بڑے بڑے لایق وکلا اور ججوں نے تصدیق کی ہے کہ اسوقت تک مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جسقدر شرحیں اردو میں چھپ چکی ہیں انمیں سے کوئی بھی اسکی خلی کو نہیں پہونچتی ہزاروں عرصیں دفعہ طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے اب تیسری بار باضافہ حال تک کے نظائر و سرکلرات و ترمیمات طبع کیگئی ہے۔ شایقین جلد درخواست کریں چوتھی اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت ۱۰ روپیہ

EMPRESS PILLS

امپرس پلس

جو بذریعہ مشین جڑی بوٹیوں سے تیار کیجاتی ہیں

مفصلہ ذیل بیس بیماریوں کیواسطے بیہا علاج مصدقہ جناب مبرجن میجر ایل ٹی ینگ۔ ایم ڈی سابق کیمیکل آگزامینر گورنمنٹ پنجاب و رئیس آنریری آنریری کمشنر و میجسٹریٹ درجہ اول و سپرنٹنڈنٹ میونسپل ہاسپٹل و اطبائے یونانی دصدہا عوام ناس صاحب ہی فرماتے ہیں کہ عمدہ چیز ہے۔ پنجاب و مغربی شمالی کے کل بازاروں میں سوداگروں نے بیچنی شروع کی ہے انشاء اللہ جلد تمام ہندوستان و غیر ملکوں میں ہی ہیگی۔ نام بیماریوں کے یہ ہیں نوالجی۔ ہضمی۔ دردسر۔ دردشکم۔ بادگولہ۔ دردسری۔ کمزوری۔ ہیضہ۔ دردکمر۔ ضعف جگر۔ بواسیر ہردو۔ ابتدائی خارش داد پتی چھالیا۔ نزلہ۔ زکام۔ بخار۔ تپ لرزہ۔ ضعف معدہ۔ کہانسی۔ دوآنہ والی ڈبیہ میں ۹ گولیاں۔ چارآنہ والی ڈبیہ میں ۲۰ گولیاں۔ آٹھآنہ والی میں ۴۲ گولیاں ✤

E. P. Coy.'s G. Mixture.

امپرس پلس کمپنی کا عرق دافع سوزاک

یہ عرق نہایت مجرب ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایک ہی شیشی کے استعمال سے صحت ہو جائیگی بہت ہی کمنہ میں شاید دوسری کی نوبت پہونچے۔ دافع قرحہ۔ دافع جلن۔ و تکلیف بروقت پیشاب بھی ہے۔

قیمت فی شیشی بلا محصول ڈاک محمولہ ۴ خوراک (عہ)

E. P. Coy.'s Tooth Powder

امپرس پلس کمپنی کا دانتون کا منجن۔

اس منجن کی خوبی یہہ ہے کہ دانتون کے درد کو دور کرتا ہے۔ مسوڑون سے خون آنے کو بند کرتا ہے۔ سوزش مسوڑون کو دور اور بدبو کو دور کرکے مسوڑون کو مضبوط کرتا ہے۔ اور دانتون کو شفاف

قیمت فی ڈبیہ محمولہ ڈبیہ ۱ تولہ منجن بلا محصول ڈاک (۴)

E. P. Coy.'s H. Powder

امپرس پلس کمپنی کا سفوف دافع داد۔ وچملا۔

یہ سفوف بہت نایاب ہے۔ پانچ یا چھ یوم متواتر کے استعمال سے کیسا ہی پرانا داد و چملا کیون نہ ہو فضل خدا جاتا رہیگا اور خوبی یہ ہے کہ لگتا بالکل نہین۔ قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۱ تولہ بلا محصول ۱۰/-

E. P. Coy.'s Tonic Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن مقوی اعصاب۔

اس روغن کی تعریف یہہ ہے کہ کمزوری خواہ کسیوجہ سے لاحق ہو گئی ہو سات یوم کے استعمال کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ اصلی طاقت حاصل ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی محمولہ ایک تولہ روغن ۱۰ بلا محصول (عہ)

E. P. Coy.' Nervous Tonic Pills

امپرس پلس کمپنی کے حبوب مقوی مرکب از کشتہ زمرد۔

یہ حبوب بہت مجرب ہیں ہر مزاج والے کو موافقت کرتے ہین۔ قوت خواہ کسیوجہ سے زایل ہو گئی ہو ہو یوم کے استعمال سے انشاء اللہ تعالےٰ صحت کلی حاصل ہوگی۔ زیادہ گوئی فضول ہے۔ اگر ضرورت ہو تو آزمایئے ✤

قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۴۰ گولیان۔ بلا محصول ڈاک (عہ)

E. P. Coy.'s Pues Ointment

امپرس پلس کمپنی کا مرہم دافع بواسیر

یہہ عشرہ استعمال کو بفضل خدا مفید ہوتا ہے ابتدائی کیواسطے تو اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۱ تولہ ۸/-

E. P. Coy.'s Ear Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن برائے درد گوش۔

یہ روغن دکان کیواسطے بہت مجرب ہے۔ ہر قسم کے خواہ کان بہتا ہو مردہ حالت میں فائدہ مند ہے قیمت فی شیشی ۱۰/-

المشتہر منیجر امپرس پلس کمپنی۔ انبالہ چھاؤنی ✤

عجوبہ روزگار

مریضان نامردی جو بباعث غلط کاریوں اور خلاف احکام قدرت عامل ہونے سے اپنی حالت ناگفتہ بہ بناکر زندگی کو موت پر ترجیح دیتے ہوں اور مایوس العلاج ہو کر زندہ در گور ہو بیٹھے ہوں وہ اس بکس کو استعمال میں لاویں۔ انشاء اللہ یہ تیر بہدف ادویات موجودہ بکس تمام تقلیص کو دور کرکے بالکل تندرست اور کامیاب بنا دینگی شفاخانہ معدن حکمت لاہور کی اس ایجاد سے ہزارہا دل مایوس مریضان نامردی کی دلی تمنا بر آئی۔ اس بکس میں دو بکس عجوبہ روزگار اور ایک شیشی روغن طلا کی ہوتی ہے جنکی مختصر خوبیاں حسب ذیل ہیں ✤

عجوبہ روزگار

یہ بے نظیر مشہور عالم مصدقہ مستند گولیاں اپنی خوبیوں کے باعث اسقدر مفید ثابت ہو رہی ہیں کہ عوام الناس نے مان لیا ہے اور حکماو ڈاکٹران نے تصدیق کی ہے کہ یہی دوا ہے جو بدن کو مضبوط و طاقتور بناتی ہے۔ معزولہ طاقت کو بحال کرکے زندگی کا لطف دکھاتی ہے۔ جو لوگ مسکرات و محرمات کی کثرت اور ناشائستہ حرکات سے اعضاء رئیسہ کو صدمہ پہنچا چکے ہوں اور مایوسی کے باعث اپنی حالت ناگفتہ بہ بناکر علاج کرانے کا نام نہ لیتے ہوں وہ عجوبہ روزگار کا استعمال کریں اور دیکھیں کہ یہ سریع الاثر عجیب الفوائد گولیاں انکی تمام مرادوں کو پورا کر دیتی ہیں۔ جب جوانی کے عالم میں متناسلہ قوت کم ہو جاتی ہے یا بڑھاپا سد راہ ہو کر دنیا کے واجبی کاموں سے قاصر بناتا ہے تو یہی گولیاں ہیں جو نظام عصبی میں طاقت و تحریک پیدا کرکے معزولہ طاقت بحال کر دیتی ہیں۔ امراض ذیل نامردی۔ کمزوری۔ سرعت۔ رقت۔ کاہلی۔ سستی۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر کا بے نظیر علاج ہے۔ الغرض یہ گولیاں کمزور نا توانوں کے لئے طلسم سلیمانی۔ ادکار رفتہ بوڑھوں کے لئے عصائے جوانی اور تندرست اشخاص کو ازدیاد قوت کے لئے مایہ زندگانی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے (عہ) ✤

روغن طلا

بچپن کی غلط کاریوں یا جوانی کی بے اعتدالیوں اور خلاف احکام قدرت عامل ہونے کے برے نتیجے رجولیت پر سخت صدمہ پہنچا کر زندہ در گور بنا دیتے ہیں۔ اسلئے شفاخانہ معدن حکمت لاہور نے ایک عرصہ کے تجربہ کے بعد یہ روغن نمبر ۱ قسم کا تیار کیا یعنی طلا نمبر ۱ و ۲ جو صرف خارجی علاج سے رگون پٹھوں کی تمام خرابیوں کو دور کرکے معزولہ طاقت بحال۔ لاغری استرخاء اعضا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ مریضان نامردی اندرونی خرابیوں کے ازالہ کیلئے اسکی ہمراہ عجوبہ روزگار کا ضرور استعمال کریں ✤

قیمت لیڈیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

معجون مقوی دماغ

معجون مقوی باہ

معجون مقوی معدہ

معجون مقوی جگر

معجون مقوی قلب

معجون مقوی اعصاب

معجون مقوی مثانہ

معجون مقوی کلیہ

معجون مقوی رحم

معجون مقوی امعاء

معجون مقوی مفرح

معجون مقوی مسہل

معجون مقوی مدر

معجون مقوی مقوی

معجون مقوی مقوی

معجون مقوی مقوی